بسم اللہ الرحمن الرحیم

20 نومبر 2025

عندلیبان چمن نغمہ سرا ہیں پھر سے : پھر تری گلیوں میں ہے اہل محبت کا ہجوم

(عبداللہ اعظمی)

دس سالہ جشنِ پاسبان علم و ادبَ

(ایڈمن اعلیٰ)
مولانا شفیق قاسمی،اعظمی

(ترجمان پاسبان)
مولانا محمد خالد قاسمی،اعظمی

جمع و ترتیب - مسعود اعجازیؔ اورنگ آبادیؔ

نام کتابچہ	:	دس سالہ جشنِ پاسبان علم وادب
جمع و ترتیب	:	مسعود اعجازیؔ اورنگ آبادیؔ
صفحات	:	ستّتر (77)
اشاعت	:	25 نومبر 2025
ترتیب و تزئین	:	مسعود اعجازیؔ اورنگ آبادیؔ
موبائل نمبر	:	(+91) 9309827381
زیر اہتمام	:	پاسبان علم و ادب

فہرست مضامین

شمار نمبر	مضمون	مضمون نگار	صفحہ نمبر
1	دس سالہ جشنِ پاسبان	مولانا شفیق قاسمی ، اعظمی	8
2	دس سالہ جشنِ پاسبان	مولانا محمد خالد قاسمی ، اعظمی	9
3	دس سالہ جشنِ پاسبان	مولانا ڈاکٹر محمد ارشد قاسمی	12
4	ایک مبارک علمی کاروان	مولانا عبدالصبور چشتی	13
5	پاسبانِ علم و ادب	مولانا محمود حسن غازی قاسمی	14
6	پاسبانِ علم و ادب: میری زندگی کا..	مولانا سلمان صالح بھیرہ	15
7	پاسبانِ علم و ادب، ایک نسبت.....	مولانا محمد معصوم کوٹلہ اعظم گڈھ	17
8	دس سالہ جشنِ پاسبان	مولانا عبدالماجد قاسمی مفتاحی بھیرا	18
9	پاسبان علم و ادب	مولانا ریحان معروفی	19

شمار نمبر	مضمون	مضمون نگار	صفحہ نمبر
10	اے پاسبانِ علم وادب! تجھکو صد سلام	مولانا لطیف الرحمن قاسمی اعظمی	20
11	پاسبان کا دسواں جشنِ تاسیس	مولانا پھول حسن بیگوسرائے	21
12	دس سالہ جشنِ پاسبان	مولانا ابومعاویہ معین الدین ندوی	23
13	دس سالہ جشنِ پاسبان	مولانا محمد عبداللہ خان نوادہ پھولپور	25
14	جشنِ دس سالہ پاسبان علم و ادب	مولانا اشرف اصلاحی	26
15	پاسبان کا دسواں جشن یوم تاسیس	حافظ محمد خطیب اعظمی	29
16	دس سالہ جشنِ پاسبان	مفتی عبد القادر فیضان بن اسماعیل	31
17	پاسبان علم وادب	مولانا امداداللہ امیرالدین مئوی قاسمی	34
18	پاسبان سے نو سالہ رفاقت	مفتی فضل محمود فلاحی صاحب	35
19	پاسبان علم وادب کا جشن دس سالہ	مفتی اظفر زبیر اعظمی ازہری	42
20	پاسبانِ ! محبت و اخوت کا گلشن	مفتی عبدالرحیم القاسمی حیدآباد	44

شمار نمبر	مضمون	مضمون نگار	صفحہ نمبر
21	حسن کی بارات چلی موسم بہار میں	مفتی شرف الدین عظیم قاسمی	45
22	پاسباں میری انجمن زیست	مولانا اجمل حسین بانکوی	47
23	جشن دس سالہ پاسبانِ علم و ادب	مولانا ابن الحسن قاسمی	49
24	ایک شام پاسبان کے نام	مفتی عبیداللہ شمیم قاسمی	51
25	پاسبان کا جشنِ دس سالہ	مولانا شمیم حنفی	54
26	وہ جس کی دنیا تمہارے آستاں تک	مولانا حبیب اعظمی ابراہیم پوری	55
27	پاسبان کا مبارک سفر	مولانا محمد یوسف قاسمی ندوی	59
28	دسویں یومِ تاسیس - 2025	مولانا شفیق قاسمی، اعظمی	63
29	رائل پیلس پروگرام کیلئے بہترین جگہ	مولانا خالد قاسمی اعظمی	65
30	اظہارِ تشکر	مولانا ڈاکٹر محمد ارشد قاسمی	67

فہرست پاسبانی ترانے و نظمیں

شمار نمبر	کلام	شاعر	صفحہ نمبر
1	جشنِ پاسبان کی خوشیاں مبارک ہو	مولانا حبیب اعظمی ابراہیم پوری	71
2	دس سالہ جشنِ پاسبان	مولانا نفیس احمد مظاہری	72
3	پاسباں آج ترا جشن بڑا دلکش ہے	مولاناعبداللہ اعظمی فیض عام دیوگاؤ	73
4	تہنیت و استقبالہ بموقع جشن پاسبان	مولانا اسحاق ناصح حلیمی قاسمی	74

مبارک پور میں ہم جشنِ دس سالہ منائیں گے
سبھی احباب مل جل کر خوشی کے گیت گائیں گے

شمیم حنفی

دس سالہ جشنِ پاسبان ـــــــــــــــــ بقلم :- مولانا شفیق قاسمی، اعظمی

پاسبان علم و ادب علم کی روشنی اور ادب کی خوشبو پھیلانے والا ایک باوقار ادبی و علمی پلیٹ فارم ہے جہاں کتاب قلم فکر اور تہذیب کے چراغ روشن کئے جاتے ہیں مثبت گفتگو باہمی احترام اور ادب کا فروغ ہمارا مقصد ہے۔

پاسبان علم و ادب ایک ایسا علمی وادبی واٹس ایپ گروپ ہے جس میں ایسے افراد شامل ہیں جو علم سے محبت رکھتے ہیں ادب کا وقار سمجھتے ہیں گفتگو میں شائستگی کو مقدم رکھتے ہیں اور زبان و تہذیب کی حفاظت کو اپنا فخر سمجھتے ہیں۔

یہ غیر سیاسی پلیٹ فارم مطالعہ شعر و شاعری تحقیق نثر تخلیق اور مثبت فکری مکالمے کو فروغ دیتا ہے علم ہماری پہچان اور ادب ہمارا سرمایہ ہے۔

پروگرام میں شرکت کی خواہش انتہائی شدید ہے مگر کچھ ناگزیر عوارض و موانع آڑے آ رہے ہیں اگرچہ جسمانی حاضری کی توفیق میسر نہیں تاہم روحانی وابستگی اور تصوراتی شرکت پوری طرح برقرار رہے گی۔

آپ حضرات کی بابرکت نشریات کا اشتیاق کے ساتھ انتظار رہے گا۔

اللہ تعالیٰ پاسبان علم وادب اور تمام اراکین کو ہر قسم کے شرور و فتن سے محفوظ فرمائے اور اس پروگرام کو کامل کامیابی سے ہم کنار کرے۔

دس سالہ جشنِ پاسبان ـــــــــــــــــ بقلم :- مولانا محمد خالد قاسمی اعظمی

اس سال 20 نومبر کو دس سالہ جشن پاسبان علم و ادب منایا جائے گا
اس کا اشارہ ہم نے بہت پہلے دیدیا تھا
صرف اشارے پر احباب میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی...
اس کیلئے پہلی میٹنگ حافظ رئیس احمد صاحب ابراہیم پور کے گھر پر ہوئی.
اور اس میٹنگ میں اتفاق ہوگیا کہ 20 نومبر کو پروگرام ہوگا..
دوسری میٹنگ اکتوبر میں قدیم احیاء العلوم مبارکپور میں ہوئی
اس میٹنگ میں مکمل ترتیب بن گئی
تیسری میٹنگ نومبر کے شروع میں مبارک پور میں ارکان پاسبان مبارک پور نے کی
جس میں پروگرام کو حتمی شکل دیدی گئی
احباب کے یہاں دعوت نامے بھیج دیئے گئے
پروگرام کی تیاریاں شروع ہوگئیں
بار بار پروگرام میں شرکت کی اپیل کی جاتی رہی
یہاں تک کہ 20 نومبر کی تاریخ آگئی اور تقریباً تمام تیاریاں مکمل ہوگئیں
کل صبح ہی سے ہر رکن پاسبان خوشیوں سے سر شار تھا
بندہ کی خوشی ساتویں آسمان پر تھی
باربار اللہ کا شکر ادا کررہا تھا کہ جس کا خواب دیکھا تھا وہ اب شرمندہ تعبیر ہونے والا ہے.
لیکن کل جب میں صبح دس بجے رکن پاسبان مولانا کلیم احمد قاسمی صاحب ہیرا پٹی کی
عیادت کیلئے ڈاکٹر خورشید صاحب کے ہاسپٹل میں تھا اسی وقت مفتی محمد یاسر قاسمی صاحب

کی کال آئی انھوں نے کہا کہ ترجمان صاحب آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے ذرا تحمل کیساتھ سنئے گا

یہ سنکر دل دھک دھک کرنے لگا بیساختہ زبان پر آیا یا اللہ خیر.

میں ہاسپٹل سے باہر آیا

اور مفتی صاحب نے جو باتیں بتائیں میں مایوسی کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں میں گم ہوگیا اور بے انتہا تکلیف ہوئی

کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کروں

ایسا لگ رہا تھا کہ کسی کی نظر لگ گئی ہے اور پروگرام کیسنل ہوجائے گا

اور میں لوگوں کو کیا کہوں گا

لیکن اللہ نے کرم فرمایا

اہل مبارک پور نےپورے عزم وحوصلہ کیساتھ پروگرام کودوسری جگہ منتقل کردیا، انتہائی کم وقت میں پروگرام کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا بہت آسان کام نہیں تھا جبکہ پروگرام کے متعینہ مقام پر پوری تیاری ہوچکی تھی اور وقت بھی بہت کم تھا

مفتی محمد یاسر قاسمی صاحب پاسبان سے نکل گئے اور پروگرام کی تیاری کے بعد پروگرام میں شرکت نہیں کی

ان کی عدم موجودگی میں پروگرام ہوا اور پوری آب و تاب کیساتھ ہوا کیوں کہ ان کی دعائیں ساتھ تھیں ان کے خلوص کا سایہ ساتھ تھا

لیکن انکی کمی پورے پروگرام میں کھلتی رہی الحمد للہ پروگرام بحسن و خوبی اختتام پذیر ہوا اور ہمارا دیرینہ خواب شرمندہ تعبیر ہوا

مبارک پور کے پاسبانی احباب نے پروگرام کو کامیاب بنانے میں جی جان سے کوشش کی

ایسے وقت میں جب پروگرام کینسل ہونے کی کگار پر تھا اہل مبارکپور نے پوری ہمت اور حوصلے کیساتھ تمام رکاوٹوں کو ناکام بنادیا

اللہ تعالیٰ حاسدین کے حسد سے پاسبان کی حفاظت فرمائے.

اور اہل مبارک پور کو سلامت رکھے

مفتی محمد یاسر قاسمی صاحب پاسبان سے کیوں نکلے انھوں نے پروگرام میں شرکت کیوں نہیں کی

پروگرام دوسری جگہ کیوں منتقل ہوا؟

ہوسکتا ہے آپ تمام لوگ یہ سب جاننا چاہیں گے

اور جاننا بھی چاہیے

بہت سے لوگ سمجھ رہے ہونگے کہ کوئی پرشاسنک معاملہ رہا ہوگا

یا مدرسہ کی انتظامیہ کی کی جانب سے رکاوٹ آئی ہوگی تو ایسا کچھ نہیں ہے

پھر کیا وجہ ہے

یہ جاننے کیلئے تھوڑا انتظار کریں.. اس پر روشنی ڈالنے کیلئے ابھی موڈ بنا رہا ہوں۔

شیخ محمد خالد اعظمی

21 نومبر 2025 بروز جمعہ

دس سالہ جشنِ پاسبان علم و ادب ــــــــــ بقلم :- مولانا ڈاکٹر ارشد قاسمی

معزز ممبرانِ پاسبان..! آج ہم جس جشنِ پاسبان کے تاریخی پروگرام میں شریک ہورہے ہیں یہ صرف ایک تقریب نہیں ہےیہ صرف ایک پروگرام نہیں ہےیہ دس سالہ مسلسل جدوجہد، اخلاص، قربانی، اور عزمِ صمیم کے روشن سفر کا سنہری سنگِ میل ہے۔

یہ جشن..! پاسبان کےچراغوں کی وہ قطارہے جوبرسوں پہلےمولانا شفیق صاحب کےاخلاص کی دھیمی سی چنگاری سےروشن ہوئی تھی،اورپھر مولانا خالد صاحب کی دانش اُن کی اعلی علمی نگاہ، تنظیمی حکمت اور ان کی مسلسل رہنمائی نے اسے ایک قافلہ بنا دیاہے،ایک ایسا قافلہ جو رُکنا نہیں جانتا ٹوٹنا نہیں جانتا اور بکھرنا تو بالکل نہیں جانتا۔

آج ہم مبارکپور کے رائل پیلیس میں اس لیے جمع نہیں ہوئے کہ صرف خوشیاں منائیں بلکہ اس لیے جمع ہوئے ہیں کہ دس برس کے اس مبارک سفر کو سلام پیش کریں ان تھکی ہوئی راتوں کو، ان جاگتی آنکھوں کو، ان محنتی ہاتھوں کو، ان سچے دلوں کو۔

آج کا یہ جشن...! پاسبان کے جذبوں کا اعلان ہے ، پاسبان کے خوابوں کی تعبیر ہے اور آنے والے دس برسوں کے سفر کی نوید ہے۔

ڈاکٹرارشد قاسمی

یکے از ایڈمن پاسبان علم وادب 20/11/25

پاسبانِ علم و ادب: ایک مبارک علمی کاروان ـــــ بقلم :- مولانا عبدالصبور چشتی

الحمدللہ! یہ ہمارے لیے انتہائی خوش نصیبی اورخوش بختی کی بات ہے کہ ہمارے درمیان پاسبانِ علم و ادب کے نام سے ایک ایسا باوقار، فعال اور متحرک گروپ موجود ہے، جو میرے لیے ذاتی طور پر علم دوستی،دینی حمیت اورفکری بیداری کاذریعہ بنا،اسکی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ملک کے مختلف خطوں کے جید علماء، ذی علم اساتذہ، فکری رہنما اور خصوصاً ضلع اعظم گڑھ کے قیمتی اور سنجیدہ اہلِ علم شامل ہیں

پاسبان علم ادب تحقیق،تبادلہ خیال، علمی مباحثہ، نصیحت اور فکری رہنمائی کا بہترین ماحول فراہم کرتا ہے۔ یہاں سوالات پوچھے جاتے ہیں، جوابات دیئے جاتے ہیں، نکات پر گفتگو ہوتی ہے، اور ہر بات دلیل کے ساتھ اور ادب کے دائرے میں ہوتی ہے۔

مزید خوش آئند بات یہ ہے کہ یہ علمی سفر صرف آن لائن کی حد تک محدود نہیں رہا، بلکہ زمینی نشستوں، محافل،مذاکروں اور اجتماعات کی صورت میں عملی سرگرمیوں تک پہنچ چکاہے،جسکی وجہ سے باہمی ملاقات،تعارف،تنظیمی ہم آہنگی اورعلمی تعاون کادروازہ کھلتاہے۔

یہاں لوگ ایک دوسرے کی خوشی اور غم میں شریک ہوتے ہیں، ایک دوسرے کا سہارا بنتےہیں،ایک دوسرےکےلیے باہیں کھول دیتے ہیں ، **پاسبان اب تعارف،** پہچان اور شناخت کا ذریعہ بن چکاہے،آج جشن پاسبان کے موقع پر میں تمام ممبران پاسبان کو عموماً اور ذمہ داران کوخصوصاً مبارک باد دیتا ہوں اور یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس پلیٹ فارم کو مزید نفع بخش بنائے،اس کی محنتوں میں اخلاص،استقامت اور قبولیت عطا فرمائے، اور اسے امت کے علمی مستقبل میں خیر، بیداری اور رہنمائی کا روشن چراغ بنائے۔آمین

پاسبان علم و ادب ـــــــــــــــــــ بقلم :- مولانا محمود حسن غازی قاسمی

سب سے پہلے پردہ بصارت سے ان الفاظ کا واسطہ مفتی سلمان صاحب دامت برکاتہم کے ذریعے پڑا فرمایا "میسیج کی کثرت ہوتی ہے لیکن کچھ کام کی باتیں بھی ہاتھ لگ جاتی ہیں " چنانچہ کچھ کام کی باتوں سے اپنی جھولی بھرنے کے لئے احقر نے شمولیت کی درخواست پیش کی جو قبولیت سے سرفراز ہوئی ، ماشاءاللہ جیسا خیال تھا اس سے کہیں اچھا پایا

اگر کچھ ٹینشن ہے تو مجموعے کے ترسیلات سے ہم اپنا ٹینشن دور کر سکتے ہیں

اگر کوئی سوال غیر حل شدہ ہے تو اسے حل کر سکتے ہیں

اگر کوئی علمی نکتہ ذہن میں ہے تو اسے یہاں نقل کرکے توثیقات کے آئنے میں اپنے آپ کو دیکھ سکتے ہیں

اگر کچھ علمی اختلاف ہے تو اپنے نقطہ نظر کو یہاں جانچ پرکھ سکتے ہیں

اگر کسی نظریہ کے حامل ہیں تو اسکے وزن کا اندازہ لگانے کے لئے گروپ کا سہارا لے سکتے ہیں

اگر کوئی دینی و دنیاوی معلومات حاصل کرنا ہے تو بھی اس گروپ کے رفقاء سے تعاون حاصل کر سکتے ہیں

اور وہ دن دور نہیں جب کوئی مصیبت زدہ ہوگا تو اپنی امداد کے لئے بھی اس پلیٹ فارم کا استعمال کر سکتا ہے، غرض حیات مستعار کے بہت سے مسئلوں کا حل یہ گروپ ہے۔

اگر آپ اسکے بارے میں لکھنا چاہیں تو وقت ختم ہو جائے گا لیکن باتیں نہ ختم ہوں گی کسی کی تحریر چلبلی تو ، کسی کی البیلی ، کسی کی علمی تو کسی کی سادگی سے بھر پور، کسی کا انداز ناصحانہ تو کسی کا ڈراونا، کسی کی تحریر غازیانہ تو کسی کی مرشدانہ، غرض احاطہ مشکل ہے ، اس لئے والسلام ، اللہ تعالی گروپ کو دارین میں سرخ روئی کا ذریعہ بنائے۔

پاسبانِ علم و ادب: میری زندگی کا قیمتی علمی سفر

بقلم :- مولانا سلمان صالح بھیرہ

الحمدللہ! یہ میری زندگی کی بڑی سعادت اورخوش قسمتی ہےکہ میں پچھلے تین سالوں سے پاسبانِ علم و ادب جیسے باوقار،سنجیدہ اور علمی ذوق رکھنے والے گروپ سے مسلسل وابستہ ہوں، جہاں مجھے نہ صرف سیکھنے کا موقع ملا بلکہ سوچنے، سمجھنے، لکھنے اور گفتگو کرنے کا نیا انداز ملا،بسا اوقات مجھے یوں محسوس ہوتاہے **جیسے یہ صرف ایک واٹس ایپ گروپ نہیں، بلکہ میری اپنی درسگاہ ہے**ایک ایسی درسگاہ جہاں ہردن نئے مسائل سامنے آتے ہیں، نئے موضوعات پر گفتگو ہوتی ہے، اور دنیا کے بدلتے واقعات سے قیمتی سبق حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔

میں نے کچھ ہی دن بعد محسوس کرلیا تھا کہ یہ پلیٹ فارم محض معلومات کا تبادلہ نہیں کرتا، بلکہ انسان کی فکری تربیت، علمی نشوونما اور اخلاقی پختگی کا ذریعہ بنتا ہے،کئی برسوں سے میں اس گروپ کے بارے میں سنتا رہا تھا اور دل میں خواہش تھی کہ کب مجھے بھی اس قافلۂ علم و دانش میں شامل ہونےکا موقع ملے گا،جب آخرکار اس کی رفاقت نصیب ہوئی تو دل سے افسوس نکلا کہ کاش چند سال پہلے ہی اس کارواں کا حصہ بن جاتا، تاکہ وہ سعادتیں جو آج مل رہی ہیں، پہلے ہی میرے حصے میں آجاتیں۔

پاسبانِ علم و ادب نے مجھے زبان و بیان کا نیا سلیقہ دیا، گفتگو کا وقار عطا کیا، سوچنے کا زاویہ بدلا،اور لکھنے کا شعور بیدار کیا۔ یہاں ہونے والے علمی مباحثے، دینی رہنمائی، فکری نکات اور باادب گفتگو انسان کی شخصیت میں ایک نیا وقار پیدا کرتی ہے۔

یہ گروپ واقعی تعارف اور پہچان کا وسیلہ بن چکا ہے۔
ہر سال میرا ارادہ ہوتا تھاکہ پاسبان کے زیرِ اہتمام منعقد ہونےوالے پروگرام میں ضرور شرکت کروں، لیکن حالات اور مصروفیات کی وجہ سے شریک نہ ہو پاتا تھا۔ مگر اس بار اللہ کا شکر ہے کہ میں اپنے گھر پر موجود ہوں،اورخوشی کی بات یہ ہے کہ میرے اپنے دیار **مبارک پور اُعظم گڑھ** میں ہونے والا **جشنِ دس سالہ پروگرام** جو میرے لئے بہت خوشی و مسرت اور یادگار دن ہونے والا ہے جس دن تاریخ کا اعلان ہوا، اُسی دن سے دل بےچین تھاکہ کب وہ مبارک دن آئےاور میں اس بابرکت پروگرام میں حاضر ہوکر علماے کرام اور پاسبانی احباب سے بالمشافہ ملاقات کا شرف حاصل کرسکوں۔
آخرمیں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھےاس عظیم پروگرام میں شریک ہونے کی سعادت عطا فرمائے، اس اجتماع کو ہر قسم کی آفات و شرور سے محفوظ رکھے، اور اسے علم، خیر، نفع اور بیداری کا مستحکم ذریعہ بنائے۔ آمین یا رب العالمین۔

مولانا سلمان صالح بھیرہ
نگر پنچایت ولیدپور ضلع مئو
20/11/2025

پاسبانِ علم و ادب، ایک اعزاز، ایک نسبت، ایک سعادت

بقلم :- مولانا محمد معصوم کوٹلہ اعظم گڈھ

پاسبانِ علم و ادب ایک ایسا علمی و ادبی کارواں ہے جس میں اہلِ فکر و دانش، ماہ و نجوم کی طرح فروزاں ہیں ان کی بلند پایہ تحریری،تقریری اور تصنیفی صلاحیتیں اہلِ پاسبان کے لیے مستقل سرمایۂ فیض ہیں۔ایسے جید اہلِ علم و اربابِ دانش کےدرمیان شامل ہونامیرے لیے باعثِ فخر ومسرت کی بات ہے، اور اس خانوادۂ پاسبان سے وابستگی میرے لیے کسی بڑے اعزاز سے کم نہیں۔

اپنےرفیقِ درس، نامہ نگارِپاسبان محترم **مفتی عبید الرحمن صاحب شیراوانی** اور ماموں پاسبان **مولانا محمد اکرم صاحب جونپوری** کادل سے شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ انہی کی مساعیِ جمیل کے نتیجے میں پاسبان جیسے بلند مرتبت علمی حلقے میں شمولیت میسر آئی اگر چہ ابھی تک بندہ کو بیشتر شخصیاتِ پاسبان سے بالمشافہ تعارف کا موقع نہیں ملا، تاہم چند ممتاز و معروف اہلِ قلم سے رابطہ و تعلق کی سعادت ضرور حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کے جشنِ تاسیس میں،باوجودِ کثیر مشاغل کے، شرکت کا پختہ ارادہ رکھتا ہوں تاکہ اکابرینِ پاسبان اور دیگر رفقائے علم و ادب سے ملاقات و تعارف کی مسرت حاصل ہو سکے اور ان کی صحبتوں سے مزید فیض یابی ممکن ہو۔ دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت اس شرکت کو سہل و مبارک بنائے اور اسے میرے لیے زادِ علم و عمل بنائے۔

دس سالہ جشنِ پاسبان ـــــــــ بقلم :- مولانا عبدالماجد قاسمی مفتاحی بھیرا مئو

معزز اکابرین و احباب پاسبان.!سر دست بندہ اطلاعاً یہ عرض کرتا ہے کہ **"پاسبانِ علم و ادب"** کی نگری میں شامل ہوئے بندہ کا یہ **ساتواں** سال ہے۔ 'ماموں جان' کا بےحد شکر گزار ہوں کہ انکی توجہ و عنایت سے طالب علم ہونے کے باوجود انہوں نےشامل فرمایا ، (جب کہ طالب علم کا داخلہ پاسبان میں ممنوع ہے) یہ میرے لیے فخر کی بات ہے، فجزاہم اللہ خیرا کثیرا۔

آج بہ روز جمعرات 2025کو بعدمغرب ریشمی نگری "مبارک پور" میں 'پاسبان' اپنا دس سالہ جشن منانے کےلیے بےتاب ہے، اور وہ گھڑی بالکل قریب ہے کہ جب 'پاسبان' اپنے اکابرین اور احباب کے ساتھ دیارِ قاضی اطہر مبارک پوریؒ میں سایہ فگن ہوگا، اللہ اللہ!!! کتنا حسین ہوگا وہ لمحہ، کتنا پرکیف ہوگا وہ منظر جب اکابرین و احبابِ پاسبان ایک دوسرے سے مل کر خوشیوں کی باراں میں اپنے مشام جان کو معطر کریں گے۔

خداوند قدوس! اِس تاریخ ساز پروگرام کوہر طرح سے خیر کا کامیابی کا ذریعہ بنا، منتظمین پروگرام کو خوب جزائے خیر سے نواز، پاسبان کے جملہ اراکین کو شاد و آباد رکھ، آمین

"پاسبانِ علم و ادب" کے اِس جھومر میں چھ/سات سال سے میں نے کیا دیکھا؟ کیا پایا اور کیا سیکھا۔۔۔؟اس پر گفتگو پروگرام کےبعد ان شاءاللہ۔

پاسبان علم و ادب ـــــــــــــــــــــــــــــ بقلم :- مولانا ریحان معروفی

بہت خوب مامون بھائی..! مجھے پاسبان کا حصہ بنے ابھی ہفتہ بھی نہیں ہوا
مگر آپ کے احساسات سے ہم آہنگ مرے احساسات ہیں۔
ارادہ کر رہا تھا کہ میں بھی کچھ خامہ فرسائی کروں۔
چوں کہ اس پروگرام کا انعقاداس سر زمین پر ہو رہاہے جہاں پر میں نے اپنی زندگی کے خوب صورت ترین اور طالبعلمی کے حسین ترین لمحات گذارے ہیں جو چھ سالوں پر محیط ہیں اور آج جو کچھ بھی اپنی جھولی میں ہے سب اسی سر زمین کی دین ہے ۔
اس لیےدل اندر سےکچوکے لگا رہا تھا کہ ضرور اپنے احساسات و جذبات کو الفاظ کا جامہ پہنایا جائے، لیکن یہ خبر کہ اب پروگرام رائل پیلیس میں ہوگا، ایک دل سوز خبر ہے۔
اگرچہ اپنی مصروفیات کی بنا پرشرکت سے محرومی تھی مگر لائیو ہی کم سے کم اپنے جامعہ اور وہاں موجود بڑے بڑے اذہان اور علمی شخصیات کا دیدار ہوتا دل کو قرار روح کو بہار ملتی.....مگر افسوس
اب یہ حسین اوردل آویزمناظرسے بھی محرومی،البتہ پروگرام سے حظ تو اٹھایا ہی جائے گا۔
اللہ پروگرام کو خوب خوب کامیاب کرے اور مجھے اس گروپ سے خوب خوب مستفید ہونے کے مواقع میسر فرمائے ۔آمین

والسلام :- محمد ریحان معروفی

اے پاسبانِ علم و ادب! تجھ کو صد سلام

بقلم :- مولانا لطیف الرحمن قاسمی اعظمی

میں تقریبا تین چارسال پہلے ترجمانِ پاسبان مولاناخالد صاحب قاسمی حفظہ اللہ کےتوسط سے اس قافلۂ علم و ادب سے وابستہ ہوا، اور اس مدت میں بے شمار عظیم اور موقر شخصیات سے مختلف عنوانات پراستفادے کاموقع ملا اور ملتارہا،یہ وابستگی اور تعلق ہمیشہ تازگی بخشتا رہا،جب بھی جس نوعیت کی رہنمائی کی ضرورت محسوس ہوئی،پاسبان کاکوئی نہ کوئی روشن ستارہ جلوہ گرہوا اور اپنی روشنی سے دل و دماغ کو منور کرتا نظر آیا،چاہے وہ رہنمائی فنِّ طب وحکمت کی ہو،یا فقہ و مسائل کی،یا پھر دیگر دینی یا دنیاوی امور کی۔ ہر جگہ اربابِ پاسبان نے اپنی حقیقی پاسبانی کا حق ادا کیا، اور خدمتِ دین کے ساتھ ساتھ خدمتِ خلق کا فریضہ انجام دیا اور دیتارہا ہے۔ فجزاھم اللہ خیراکثیرا

اللہ رب العزت سےدعاہےکہ خلوص کےساتھ اس قافلے سے مربوط رہ کر ہمیں دارین کی سعادتیں نصیب فرمائیں،تمام اکابرین کواپنی شایانِ شان اجرِجزیل عطافرمائیں،بانیِ پاسبان، ترجمانِ پاسبان،طبیبِ پاسبان،مفتیِ پاسبان آج کےمیزبانِ پاسبان اوردیگر تمام القاب دارانِ پاسبان کو صحت، عافیت اور دونوں جہان کی بھلائیاں اور خوشیاں نصیب فرمائیں۔آمین

لطیف الرحمن قاسمی اعظمی غفرلہ خ
ادم جامعہ شرعیہ دارالتربیت جہانگنج اعظم گڑھ

پاسبانِ علم و ادب کا دسواں جشنِ تاسیس

بقلم :- مولانا پھول حسن بیگوسرائے

آج 28/ جمادی الاول 1447ھ مطابق 20/ نومبر 2025 بروز جمعرات کو پاسبان اپنا دسواں تقریبِ تاسیس منا رہا ہے ۔

آج کا یومِ تقریب در حقیقت پاسبان کا روزِ احتساب ہے کہ آج یہ اپنے عیب و صواب کی جانچ پڑتال کرے ۔

نئے احباب کو معلوم ہونا چاہئے کہ شفیقِ پاسبان حضرت مولانا شفیق عالم قاسمی نے آج ہی کے دن 2015ء میں پاسبان علم کی بنیاد ڈالی تھی ۔

2020 کے اواخر میں پاسبان کے ساتھ ایک ایسا حادثہ پیش آیا جس کے سبب اس کی تحلیل ناگزیر ہو گئی ، لیکن پاسبانی پاسبان کے بغیر کیسے رہ سکتے تھے ؟

چنانچہ ایک مردِ آہن جنہیں ہم سب ترجمانِ پاسبان کی حیثیت سے جانتے ہیں یکم نومبر 2020 کو پاسبان کی نشاۃِ ثانیہ فرمائی ۔

پاسبانِ علم و ادب کیا ہے ؟

ممکن ہے بعض کے نزدیک صرف یہ دیگر وہاٹس ایپ گروپوں کی طرح ایک گروپ ہو لیکن اس راقم کے نزدیک پاسبان کی حیثیت ایک محسن و مربی کی سی ہے ، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آپ کی ترجمانی کسی کا ملفوظ و مقولہ کرتا ہے، بندہ بھی مفتی ظفیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کا وہ جملہ نقل کرتا ہے ، جب آپ کا ذوق علامہ سید سلیمان ندوی رح کی خدمت میں لے کر گیا تو علامہ نے فرمایا کہ آپ تو عالم ہوگئے ہیں ، اب آپ کو کیا چاہئے ؟

جایئے اپنی آخرت سنواریئے ۔

مفتی صاحب نے عرض کیا حضرت! بندہ آپ کی خدمت میں حصولِ دنیا کے لئے حاضر ہوا ہے نہ آخرت سنوارنے کے لئے، بلکہ اپنے اندر علمی مناسبت مفقود اور بصیرت ناپید پاتا ہوں اور نہ علمی رسوخ نظر آتا ہے ، حضرت کی خدمت میں بس انہیں چیزوں کے حصول کے لئے حاضری ہوئی ہے ۔

یہ راقم عرض کرتاہے پاسبان اپنے جلو میں راسخ العلم ، بابصیرت افراد رکھتا ہے اور بندہ یہاں سے ان چیزوں کے حصول کی کوشش اب تک کر رہا ہے ۔

صحیح یہ ہے کہ یہاں علمی تشنگی بجھتی نہیں ہے ، پیدا ہوتی ہے ، بلکہ اس میں کمال پیدا ہوتا ہے ۔ الفاظ کا استعمال نہیں ، پاسبان انہیں برتنا سکھاتا ہے ۔

بصارت کو روشنی ، بصیرت کو نور ، اور شعور کو آگہی بخشتا ہے ۔

یہ ایک محرک مجموعہ ہے جہاں سے علم وعمل کی تحریک ملتی ہے، مطالعہ کا یہ ذوق پیدا کرتاہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہےکہ یہاں اکابر و اسلاف سے ہم آہنگ فکررکھنے والے اذہان و قلوب ہیں، جن سے فکر کو سلامتی میسر ہوتی ہے۔ بندہ پر پاسبان کا علمی و فکری بڑا احسان ہے۔ کتنے ہی محسن وخیر خواہ اس نےمجھے دیئے ہیں ، جو سب کے سب یہاں تشریف رکھتے ہیں اور پاسبان کے شمس و قمر ہیں ۔

اللہ تعالیٰ پاسبان کو باقی رکھے ، ہر طرح کے شرور و فتن سے اس کی حفاظت فرمائے اور دین متین کی اس سے بڑی خدمت لے لے ۔

پاسبان کا ادنیٰ خوشہ چین

بے مایہ ، پھول حسن بیگوسرائے

28/05/1447 - 20/11/2025

دس سالہ جشنِ پاسبان ـــــ بقلم :- مولانا ابو معاویہ محمد معین الدین ندوی قاسمی

معزز و علم دوست احباب پاسبان علم وادب..! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آج 20 / نومبر 2025/ء بروز جمعرات واٹس ایپ کے معروف علمی ،فکری، ادبی اور اصلاحی گروپ "پاسبان علم وادب"کا دس سالہ "جشن پاسبان "بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہوا چاہتا ہے ، جس میں یقیناً علم و ادب اور فضل و کمال کے کہکشاں مؤرخ زمانہ قاضی اطہر مبارک پوریؒ کے دیار میں دین و ایمان اور ملک و ملت کے احیاء کے لئے کوئی لائحہ عمل تیار کرکے "مبارک پور"میں اس "مبارک کام"کو سر انجام دیں گے،احقر گرچہ جسمانی طور پر اس روحانی پروگرام سے دور رہے گا لیکن قلبی طور پر حاضر رہے گا،مزید خوشی ہوئی کہ ہم دور رہنے والوں کو بھی لائیو پروگرام سے مستفیض ہونے کا موقع ملے گا ۔ان شاء اللہ

اسی رواں ماہ کے پہلے عشرہ میں اِسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کی چونتیس ویں فقہی سیمینار بمقام جمشید پور(جھاڑکھنڈ)میں پاسبان علم و ادب کے کئی ممتاز علمی پاسبان حضرت مولانا شاکر نثار صاحب قاسمی مدنی،حضرت مولانا مفتی یاسر صاحب قاسمی، حضرت مولانا سلمان صاحب الہ آبادی اور مولانا عاصم کمال صاحب سے ملاقات ہوئی، احقر نے مولانا مدنی سے کہا تھا کہ ہم یہیں آپ حضرات سے ملاقات کرکے "پاسبان" کا دس سالہ جشن منارہے ہیں ۔ اس موقع پر پاسبان میں آنے جانے والے بزرگ عالم دین ،اور گروپ کے اکثر وبیشتر ممبران کے محبوب علمی شخصیت حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب قاسمی ندوی صاحب مدظلہ العالی سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا ، نیز آج کے دس سالہ جشن پاسبان کے ناظم اجلاس حضرت مولانا خورشید انور صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(استاذ حدیث: جامعہ احیاء العلوم،مبارک پور) سے بھی دید و لقاء کا شرف حاصل ہوا ۔ **پاسبان علم و ادب** اہل فضل وکمال کامرکز ومنبع ہے، جہاں رہ کر بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا اوربرابر یہ موقع مل رہاہے، اس گروپ کےتوسط سے متعدد علمی شخصیتوں سے شناسائی ہوئی، بندہ اس دس سالہ جشن پاسبان کےپر بہار موقع پر سب سے پہلے اپنے مشفق رہبر حضرت مولانا ضیاء الحق (حاجی بابو) خیرآبادی مدظلہ العالی کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے ہی احقر کی درخواست پر راقم کو اس علمی گلستان **"پاسبان علم و ادب"** کا ایک ادنی ممبر بننے کا شرف بخشا،اسی کے ساتھ تمام احباب خصوصا ایڈمن پینل کا جن کی توجہات سےیہ پاسبان علم وادب اپنی خدمت میں مصروف عمل ہے ،رب کریم "اس علمی گلستان کو ہمیشہ آباد و شاداب رکھے۔"آمین

ابو معاویہ محمد معین الدین ندوی قاسمی

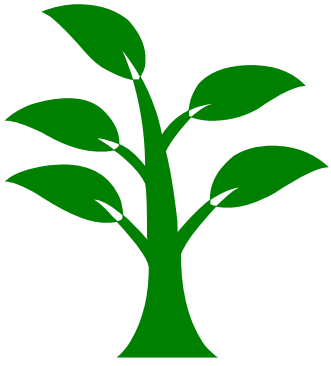

دس سالہ جشنِ پاسبان ـــــــــــ بقلم :- مولانا محمد عبداللہ خان نوادہ پھولپور

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

معزز اکابرین واحباب پاسبان علم وادب

آج کا دن بے ہم سب کے لیے حد خوشی کا دن ہے آج پاسبان علم وادب کا دس سالہ جشن منایا جارہا ہے پروگرام میں شرکت کا ارادہ تھا مگر مشغولیت کے وجہ شرکت نہیں کر سکا جسکا بہت ہی افسوس رہے گا پروگرام میں شرکت ہوتی تو بہت سے احباب سے ملاقات بھی ہوجاتی اور ایک یاد گار بھی رہتی خیر آن لائن انشاء اللہ حاضری رہیگی تمام احباب بہت ہی مبارک باد کے مستحق ہیں خاص طور سے ترجمان صاحب اور مفتی یاسر صاحب اور انکی پوری ٹیم اور مبارک پور منتظمین حضرات اور نامہ نگار صاحب حالانکہ نامہ نگار صاحب بہت سے لوگوں آج خصوصی یاد ہم کو بھول گیے خیر کوءی بات نہیں اللہ تعالی پروگرام کو کامیاب بناءے اور یادگار بناءے اور تمام پاسبانی ممبران مل جل کر خوشیاں منائیں اور اس کارواں کو اسی طرح آگے بڑھاتے رہیں۔

محمد عبداللہ خان نوادہ پھولپور اعظم گڑھ مقیم حال ممبئ
سابق ترجمان طلباء دورہ حدیث دارالعلوم دیوبند 20002

جشنِ دس سالہ پاسبان علم و ادب ـــــــــــــ بقلم :- مولانا اشرف اصلاحی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

قوی امید ہے کہ ممبران پاسبان بخیر ہونگے۔

گروپ میں نظر پڑی آج جشن دس سالہ پاسبان کے موقع پر گروپ کے توسط سے اظہار خیال پیش کیا جارہا ہے، گروپ میں علماء کرام کے سامنے اس ادنی ممبر کی حیثیت نہیں کہ ان کے رہتے کچھ لب کشائی کرے مگر موقع ہے پاسبان علم و ادب کے جشن کا تو کچھ ٹوٹی پھوٹی زبان سے بندہ بھی گروپ کی اہمیت وافادیت پراظہارخیال کرنے کی کوشش کر رہاہے، غلطیوں کو درگزر فرما کر حوصلہ افزائی کریں اور تحریر کو شرف قبولیت بخشیں

حال دل کیوں کر کریں اپنا بیاں اچھی طرح
روبرو ان کے نہیں چلتی زباں اچھی طرح

پاسبان علم و ادب نامی مایا ناز،ممتاز، شیریں اور علم کا پیکر/ ذخیرہ رکھنے والے واٹس ایپ گروپ نے آج اتار چڑھاؤ کے ساتھ اپنا دس سال مکمل کر لیا ہے یعنی آج ہمارے اس گروپ کی 10ویں یوم تاسیس ہے۔ جس کے لئے پینل کے تمام زمہ داران و ممبرانِ گروپ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔

راقم الحروف کی گروپ میں جوائنگ کاکنفرم سال تو یادنہیں مگر اتنا ضرورہے کہ اسوقت گروپ ممبران کی مجموعی تعداد بس 85 تھی اورشاید 2016کےاواخر میں ترجمان پاسبان کے توسط سے فیسبک کےذریعہ گروپ میں ادنی طالب علم کے ساتھ ایک سیاسی و سماجی رکن کی حیثیت سےاندراج ہوا، اسوقت ہم نے پایا کہ گروپ جید علماء مفتیان کرام کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر، ادیب، مصنف، سیاسی و سماجی لوگوں کا ذخیرہ ہے۔

بندہ نے گروپ کو ایک درسگاہ کے طور پر رکھا اور دین و شریعت کے ساتھ ساتھ ادبی، دنیاوی،سیاسی وسماجی گفتگو، تبصرے،بحث و مباحثہ و علمی تحریروں سے علم میں اضافہ کرتا رہا، ٹوٹی پھوٹی اپنی بھی کچھ تحریریں پیش کرتا اور اچھی چیزیں سیکھتا رہا۔

شروعاتی دنوں میں سیاسی جماعت کاذمہ دار ہونےکی وجہ سےطرح طرح کی تنقیدی گفتگو کا سامنا کرنا پڑتا تھا اور اس پر ایک زمہ دار کی حیثیت سے جواب دینا لازم تھا تو ادب کا دائرہ ملحوظ رکھتے ہوئے اس کا سامنا کرتا۔

آج گروپ اعظم گڑھ جونپور یا اترپردیش تک ہی محدود نہیں بلکہ ملک کے مختلف صوبوں کے عالم دین سے بھرا ہوا ہے، جہاں دینی سماجی سیاسی،حالات حاضرہ کےعناوین اور ملک و بیرون ملک میں پیش مسائل پرمثبت گفتگو ہوتی ہے۔ایک ایک فردکڑی در کڑی جڑتا ہے اور اپنا ویو/ نظریہ پیش کرتاہے، کچھ گروپ کے قانون و ضابطے بھی ہیں جس کی خلاف ورزی کرنے والوں پر گروپ کے اساتذہ/ ایڈمنین/ ذمہ داران کے ذریعہ کاروائی کرتے ہوئے بھی پایا۔ جو کہ مدرسہ کی یاد دلا دیتا ہے جیسا کہ مدرسے میں استاذ کی بے ادبی کرنے پر اخراج ہوتا تھا۔

پھر بھی گروپ ممبران نےاپنی علمی و عملی روشنی سے ہر شخص کےدل ودماغ کو ہر موضوع پر روشن کیا اور ایک مثبت نظریہ اور اس کے حل کا سہل راستے کی طرف راہنمائی فرمائی۔

جشن دس سالہ پاسبان کےاس عظیم الشان پروگرام میں ذاتی طور پرتو شرکت ممکن نہیں مگر روحانی طور پر شریک پروگرام ضرور رہیں گےاور لائیو کے ذریعہ لطف اندوز ہونگے۔

آخر میں ہم ایک دفعہ پھر ایڈمن اعلی سمیت ایڈمن کی لسٹ میں شامل تمام علماء کرام، ترجمان پاسبان، برادرم نامہ نگار صاحب و گروپ کی جان جن سے کچھ ہنسی مذاق کر ہم

اپنے آپ کو خوش رکھتے ہیں شاعر اسلام صدری اور شہد کا ذخیرہ رکھنے والے علمی کتاب گھرکے آنر ماموں جان و سبھی ممبران کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دل سےدونوں جہاں کے مالک سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ اس گروپ سے منسلک ہرفرد، انکے اہل خانہ سمیت امت مسلمہ کو اپنے حفظ وامان میں رکھتے ہوئے ہر شر و فتن سے محفوظ رکھے، ہر جائز خواہشات کو قبول فرمائے، ہر طرح سے سبھی کو خوش وخرم رکھے، گروپ کو ہمیشہ شاد و آباد۔رکھے اور مزید علمی،فکری،سیاسی و سماجی معلومات حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے۔ آمین

بہاروں پھول برساؤ موقع جشن پاسبان آیا ہے۔

پاسبان علم و ادب کا دسواں جشن یوم تاسیس

بقلم :- حافظ محمد خطیب اعظمی

9 سال پہلے فیسبک بک پر کبھی کبھی پاسبان علم و ادب کے حوالے سے جب کوئی تحریر نظرآتی تو تجسس پیدا ہوتا کہ یہ "پاسبان علم وادب" کونسی تنظیم یا انجمن ہے جسکے حوالے سے علم وادب کے موتی بکھیرے جارہے ہیں۔پھر پتہ چلا کہ یہ ایک واٹساپ گروپ ہے جسمیں علماء کرام کی اکثریت شامل ہے،یہ گفتگو رفیق محترم "مولانا ریاض احمد صاحب" بانی حسنہ اسکول چماواں سےہورہی تھی، میں نے کہا اس میں شرکت کیسے ہوسکتی ہے؟ اتفاق سےوہ اسوقت اس نایاب گروپ کےنہ صرف ممبر بلکہ ایڈمن بھی تھے۔ گفتگو کے دوران ہی انہوں نے احقر کو پاسبان علم و ادب میں شامل کردیا۔

کسی واٹسپ گروپ میں یہ میری پہلی شرکت تھی مجھےکچھ پتہ بھی نہیں تھاکہ کسی گروپ میں کس طرح حاضری درج کرائی جاتی ہے، اورکیسے موجودگی کا اظہارکیاجاتا ہے۔

تاہم گروپ میں آنے کے بعد کئ شناسا نام سامنے آئے اور کئ درسی اور ہمارے مدرسہ کے ساتھی نظر آئے۔ جس سے حوصلہ بڑھا کہ گروپ میں اتنے سارے قریبی شناساؤں کی موجودگی میں رہنا مشکل نہیں ہوگا،اور بآسانی کسی کمی کوتاہی کی تصحیح اورکچھ لکھنے پڑھنے کی حوصلہ افزائی ہوتی رہے گی۔ اور توقع کے مطابق ابتک ایسا ہی ہوتا آرہا ہے۔

اس دن سے لےکر آج پاسبان کے دسویں جشن یوم تاسیس تک الحمدللہ احقر اس گروپ کا مستقل رکن چلا آرہا ہے۔

شمولیت کی تاریخ تو یاد نہیں لیکن تقریباً کم و بیش نو برس کا عرصہ گزر چکا ہے۔
چھ سو افراد پر مشتمل اس گروپ کی سب سے بڑی خاصیت یہ ہے کہ اس میں علماء و مفتیان کرام کی بھاری اکثریت ہر وقت موجود رہتی ہے۔
سیکھنے والوں کیلیئے یہ گروپ ایک ڈیجیٹل مدرسہ اور ادارہ ہے، ہرموضوع کے لئے ایک درسگاہ ہے۔ یہاں ہر موضوع پر ہر ایک کے خیالات کی تسلی و تشفی کا اہتمام ہوتا ہے۔ اور ہر موضوع کے یہاں اہل فن موجود ہیں۔ بڑوں کی طرف سے چھوٹوں کی حوصلہ افزائی نہایت فراخدلی سے ہوتی ہے۔ یہ گروپ ہمیشہ بالکل ایک کنبہ، ایک گھر اور آنگن کی طرح محسوس ہوتا ہے۔ ہرایک کو لے کر اور سمیٹ کر چلتا ہے۔
مجھے اس گروپ میں رہتے ہوئے ہمیشہ بے پناہ اپنائیت محسوس ہوتی رہی ہے۔ اور ہمیشہ خاموشی سے کچھ نہ کچھ سیکھنے کی کوشش کرتارہتا ہوں، نیز اس بات پر فخر ہے کہ چیدہ چیدہ جید علماء کرام کے اس جھرمٹ میں ایک ادنی طالب علم کے بطور میں بھی اس انجمن کا حصہ ہوں۔گذشتہ دس برس کے عرصہ میں یہ گروپ عملی طور پر الحمدللہ علم و فضل کا ایک تناور درخت، ایک پختہ شناخت اور لوگوں کی شدید خواہش بن چکا ہے۔
یہ گروپ شاید دنیا کا پہلا ایسا گروپ ہے جسکے زمینی سطح پر ابتک کئ اجلاس ہوچکے ہیں۔ اور جسکے حوالے سے بعض مصنفین کی کئ کتابیں منظرعام پر آچکی ہیں۔
آج اس گروپ کادسواں جشن یوم تاسیس زمینی سطح پرنہایت شاندار طریقے سے علماء کرام کی بستی، ضلع اعظم گڑھ کا معروف قصبہ، **"مبارکپور"** میں منعقد کیا جارہا ہے۔
اللہ تعالی اس گروپ کی تمام شرور وفتن سےحفاظت فرمائے۔ اس کی ہر کاوش و کوشش کو امت کے لئے خیر کا ذریعہ بنائے۔ آمین

محمد خطیب اعظمی / 20/11/2025

دس سالہ جشنِ پاسبان ـــــــ بقلم :- مفتی عبد القادر فیضان بن اسماعیل باقوی

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پہلے معذرت کہ اس دسویں سالانہ مجلس بامسرت میں صبح سویرے خواہش رکھنے کے باوجود صبح صبح شرکت نہ کر سکا ۔ وجہ یومی مصروفیات کے علاوہ مصروفیات ۔

ہماری تقییم (معیار کی جانچ ، یا امتحان) کل طئے تھی لیکن ظہر تک بھی تقییم نہ ہوپانے کی وجہ سے ہمارے گروپ کو بغیر تقییم کے ہی کل لوٹنا پڑا تھا ، اندازہ تھا کہ اب تو یہ اگلے ہفتہ تک ملتوی رہے گا لیکن صبح صبح ہمارے امام جامع نے کہا کہ کل صبح تقییم کے لیے جانا ہے ، بادل ناخواستہ تقییم کو آج ہی جانا پڑا ، نکلنے سے پہلے پاسبان کے پیغامات پر نظر ڈالی تو پچاس کے آس پاس مسیج تھے کھولا نہیں، پھر واپسی ظہر کے ساتھ ہوئی ، نماز کے بعد ڈھائی پونے تین بجے بچوں کو اسکول سے لایا ظہرانہ سے فارغ ہونے کے ساتھ ساتھ اذان عصر سماعت سے ٹکرائی، نماز عصر کے بعد کچھ دیر کے لیے پیٹھ سیدھی کرتے کرتے پاسبان کی مجلس سے مستفید ہونے کا ارادہ تھا کہ اچانک ایک دوست کے ہاں ضروری کام سے جانا ہوا وہاں سے بجلد آنے کا ارادہ کرنے کے باجود نہ آسکا انہوں نے چائے نوشی کے بغیر لوٹنے کی اجازت ہی نہیں دی، پھر بڑی مشکل سے نماز مغرب کے لیے پہنچا ، صبح تک کی ان ساری مصروفیات سے فارغ ہو کر اب **پیارے پاسبان اُور اس کے چمکدار ستاروں** کی مجلس میں شامل ہورہا ہوں،پاسبان کھولنے سے پہلے دیکھا تو ماشاءاللہ پورے 505 مسیجس جمع ہوئے ہیں یقینابڑے معیاری اور پاسبان سے پیار لگاؤ اور محبت سے بھرے پیغامات ہوں گے انکو تو ان شاء اللہ تعالی رات گیے دیکھنے کی کوشش کروں گا ۔ سچ کہیے تو صبح کے بعد اب ہی بستر سے تھوڑی دیر کے لیے پشت لگانے کا

وقت ملا ہے اور ابھی لیٹے لیٹے ہی یہ الٹی سیدھی لکیریں کھینچ رہا ہوں ، اور اب عشاء کا وقت بھی قریب ہے ۔

" پاسبانی ممبران نے چھ سو کی ایک بڑی عدد کو پار کر لیا ہے ، " پاسبان علم وادب " یہ سارے ممبران تمہاری محبت میں سرشار ہیں ، تمہارا شکریہ "

یقینا آج کی اس علمی محفل میں پچاسوں علمائے عظام ، مفتیان کرام ، حفاظ ، ادباء ، شاعر اور بہترین نثر نگار جمع ہوئے ہوں گے ، اس سرور آگیں محفل میں ہر پاسبانی کی تمنا رہی ہوگی کہ شرکت کریں اور علمائے عظام کی تقاریر سے مستفید ہوں ، لیکن بہتیروں کی یہ تمنا پوری نہ ہو سکی گی ۔

آج کی اس بھری پری مجلس میں **ایڈمن اعلی مولانا شفیق صاحب مدظلہ** خیر سے ہی بہ نفس نفیس شریک نہ ہوں لیکن یقینا آپ صبح سے ہی اپنی تحریروں کے ذریعہ شرکاء مجلس کی حوصلہ افزائی کر رہے ہوں گے ۔

ایک بہترین مترجم منتظم اعلٰی کی شکل میں بھی ہمارے پاسبان کی زینت ہیں جنہیں شیخ خالد بھائی* کے نام سے جانتے ہیں ۔

بہترین اور نرالے انداز میں تقریر کرنے والے ہمارے سبھوں کے محبوب **" مولانا محبوب عالم صاحب دامت برکاتھم** بھی یقینا محفل میں شریک ہوکر محفل کو چار چاند لگائے ہوئے ہوں گے ۔

پھر دوسرے مفتیان کرام جن میں مفتی شاکر نثار ، مفتی یاسر صاحب ، مفتی عبیداللہ شمیم صاحب ودیگر مفتیان کرام کی بہترین قسم کی نصیحت آمیز تحریریں بھی پوسٹ کی ہوں گے اُور ان میں سے بیشتر مجلس کے روح رواں بھی ہوں گے ۔

پھر مولانا ڈاکٹر ارشد کی انوکھی اور معیاری تحریریں ، مفتی ارشد صاحب شیروانی کی خوب صورت اور نصیحت آمیز نصیحتیں بھی پاسبان کی زینت بن رہی ہوں گی ، اور ہمارے پھول بھائی کی نرالے انداز میں لکھی جانے والی تحریروں نے بھی خوب پاسبان کو سنوارا ہوگا۔
بس اسی پر اپنی الٹی سیدھی تحریر خو ختم کرتا ۔

وقت نماز عشاء

سارے پاسبانیوں کو دس سالہ مجلس کی ڈھیر ساری مبارک بادی ۔
نظر ثانی کا وقت نہیں ۔

عبد القادر فیضان بن اسماعیل
مقیم حالیا ابوظبی
20 نومبر 2025

پاسبان علم وادب ـــــــــــــ بقلم :- مولانا امداداللہ امیرالدین مئوی قاسمی

انٹرنیٹ کی دنیا میں، جہاں منفی تاثرات اور مضر خیالات کا غلبہ ہے، ہمیں خوشی ہے کہ مولانا شفیق صاحب کا سجایا یہ **پاسبان علم وادب** ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جسے مثبت سوچ اور درست فکرکے طالب کی متاع گم گشتہ بلکہ تشنہ روح کے لیے سامان تسکین کی حیثیت حاصل ہے، یہاں آکر احباب اپنے آپ کو علماء کرام اور ماہرین فن کے جھرمٹ میں، ان کے دوش بدوش محسوس کرتے ہیں، اس آبشار میں انہیں زمانے کی نیرنگی اور زندگی کے خدوخال سے نبرد آزما ہونے کا حوصلہ ملتاہے، پریشان خیال و افکار کو صحیح راہ ملتی ہے۔

آج ۲۰/ نومبر ۲۰۲۵ء کو جب **ترجمان پاسبان** کے حسن انتظام میں یہ کاروان اپنی عمر باوقار کی دسویں بہارسے ہمکنار ہے، اس کا عظیم الشان دسواں جشن مبارک پور کی سرزمین پر منایا جارہا ہے،پاسبان سے ہماری جو وارفتگی وشیفتگی ہے اس کے پیش نظر ناممکن تھا کہ جشن میں شرکت نہ ہو،مگرتقدیرہر تدبیر پرغالب رہتی ہے،اچانک طبیعت میں ایسا اضمحلال ہواکہ کسی طور سے شرکت پراپنےآپ کو تیار نہ کرسکا، اور **پُرملال کیفیت کے ساتھ جشن کی رنگا رنگی کا تصورکرتا اور اس مقدس مجلس کاذہنی طواف کرتا رہا،** اس وقت ذرا افاقہ ہواتو یہ چند ٹوٹے پھوٹے کلمات بطور تشکر سپرد اسکرین کردیئے کہ یوسف کے خریداروں میں ہمارا بھی نام آجائے۔ پروگرام کے منتظمین وشرکاء بجا طور پر شکریہ کے مستحق ہیں، اللہ تعالی ان کی تمام مساعی جمیلہ قبول فرمائے،اس چمن کویوں ہی سرسبز وشاداب رکھے، اس کے فیض کو قائم ودائم رکھے، آمین

امداداللہ امیرالدین مئوی قاسمی خادم التدریس جامعہ مفتاح العلوم مئو

۲۰/ نومبر ۲۰۲۵ء مطابق ۲۹/ جمادی الاولی ۱۴۴۷ھ بوقت گیارہ بجے شب

پاسبان سے نو سالہ رفاقت ـــــــــــ بقلم :- مفتی فضل محمود فلاحی صاحب

(جشنِ تاسیس — ۱۰ سالہ پر خصوصی مضمون)

نو سالہ رفاقت — حرمین شریفین کی برکتوں سے پاسبان کی روشنی تک

• نو سال قبل کی بات ہے... دل ابھی بھی طواف کے دائرے میں گھوم رہا تھا، لبوں پر دعائیں تھیں،روح مدینہ منورہ کی خوشبو سے معطر و لبریز تھی، اور نگاہیں ابھی تک روضۂ اقدس کی مقدس سنہری جالیوں پر ٹکی ہوئی تھیں۔

• میں سفرِ عمرہ کی سعادت مکمل کر کےجب حرمینِ شریفین کی پاکیزہ فضاؤں سے نکل کر سرزمینِ امارات پر قدم رکھ رہا تھا، تو دل میں یہ احساس گہرا تھا کہ اس سفر نے میری زندگی کا کوئی نیا دروازہ ضرور کھولنا ہے۔

• اور۔۔۔اور۔۔۔ وہ دروازہ جلد ہی کھل گیا — جب پاسبانِ علم و ادب کے ایک معزز رکن رکین امام مسجد بنی یاس ابوظبی سابق استاذ تجوید وقرات جامعہ ڈابھیل مکرمی قاری اشرف علی صاحب زیدمجدہ کی التماس پر محترم ایڈمنِ اعلیٰ مشفق پاسبان مکرمی مولانا شفیق صاحب زید مجدہ نے محبت، اپنائیت، اعتماد اورحسنِ ظن کے ساتھ مجھے اس قافلۂ علم میں شامل فرما لیا۔

• مجھےاس وقت اندازہ نہیں تھاکہ یہ شمولیت میری زندگی کے روحانی، فکری اور علمی سفر کا اتنا عظیم سنگِ میل بن جائے گی۔وہ شامل ہونے کا ایک لمحہ تھا، اور آج۔۔۔نو سال بیت چکے ہیں۔

• نو سال محبت کے،علم کے،رفاقت کے، اور علمی، عملی، فکری اور شعوری بیداری کے۔

• ان نو برسوں میں روزانہ ایک حدیث لکھنا ، اس کی شرح پیش کرنا ، دل کو جھکا کر احادیثِ مبارکہ کے موتیوں کو چننا ، یہ سب میرے لیے صرف عمل نہیں تھا، یہ توفیق تھی، عنایت تھی، اور حرمین شریفین سے لوٹی ہوئی دعا کی قبولیت تھی۔

• تین ہزار سے زائد احادیث،یہ محض ایک عدد نہیں،یہ میرے دل کی عبادت ہے، میرے قلم کی بندگی ہے،اور میرے پیارے رب کی مجھ پر خصوصی عطا، عنایت اور نوازش ہے۔

• پاسبانِ علم وادب نے مجھے صرف ایک پلیٹ فارم نہیں دیا، بلکہ ایک ایسا شان دار ماحول دیا جہاں چھ سو دل ایک ہی دھڑکن کے ساتھ جڑتے ہیں؛ چھ سو قلوب ایک قالب میں ڈھلتے ھیں،جہاں علماء کرام، مفتیانِ عظام، شعراء قادر کلام،دانشوران ملک و ملت ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر علم کو بانٹتے ہیں، حوصلہ دیتے ہیں، اور ایک دوسرے کی فکروں کو پروان چڑھاتے ہیں۔

یہاں کا یومیہ درس قرآن ،

یہاں کا یومیہ درس حدیث،

یہاں کا مسائل کا حل دارالافتاء

یہاں کی یاد گار پاسبان کی عدالت ،

یہاں کا آن لائن تحریری مسابقہ،

یہاں کا سلسلہ تعارف کتب ،

یہاں کے علمی سفر نامے ،

یہاں کے پاسبانی علمی تراشے ،

یہاں کا دو ماہی پاسبانی رسالہ،

یہاں کا احوال دوستاں

یہاں کا تذکرہ و سوانح علماء

یہاں کا تذکرہ حفاظ و قراء

یہاں کے یومیات پاسبان

یہاں کے نشریات پاسبان

یہاں کی پاسبانی مشہور و معروف بریکنگ نیوز

یہاں کی دعوت و ملاقات کا سلسلہ ،

یہاں کی عیادتی دعائیں ،

یہاں کے تعزیتی خطوط ،

یہاں کے علمی تبصرے،

یہاں کے علمی مباحث—

• سب نے میری سوچ کو وسعت دی، میرے قلم میں اعتماد رکھا،اور میرے شعور کو وہ روشنی عطا کی جو شاید کہیں اور نصیب نہ ہوتی۔

• میں سوچتا ہوں: اگر اس سفرِ عمرہ کے بعد امارات کی زمین پر وہ قبولیت کا لمحہ پیش نہ آیا ہوتا، تو شاید آج میں اس قافلۂ علم کا حصہ نہ ہوتا، اور یہ تین ہزار دنوں کی حدیث شریف کی مبارک محنت اور عظیم خدمت میرے نام نہ لکھی جاتی۔

پاسبان!

• تو میری سوچ کا مسافر بھی ہے، اور میرے قلم کا رکھوالا بھی۔

یہ محفل—

• میری فکری تربیت کا مرکز، میری علمی بیداری کی بنیاد، اور میری روزانہ کی محنت کا مرکز رہی ہے۔

خوشی اور غمی — اپنائیت کا قافلہ:

* دس سال میں کتنی خوشیاں،
* کتنے غم،
* کتنے سفر،
* کتنی یادیں...
* پاسبان نے ہر موڑ پر رفاقت نبھائی ہے۔
* یہ صرف گروپ نہیں— اخوت کی ایک بلند مثال ہے۔

پاسبانِ علم و ادب — ایک دہائی کی داستانِ محبت و نسبت :

دس برس...!

* یہ صرف وقت کی پیمائش نہیں، ایک پوری تاریخ ہے— جس میں لفظوں نے نئی روشنی پائی، خیالات نے نئی راہیں کھولیں، اور دلوں نے ایک دوسرے کی حرارت کو پہچانا۔

پاسبانِ علم و ادب...

* یہ کوئی عام گروپ نہیں، یہ سینکڑوں دلوں کی دھڑکنوں سے بنی ہوئی وہ پاکیزہ انجمن ہے جسے ''یک جان چھ سو قالب'' کہنا مبالغہ نہیں، حقیقت ہے۔

یہ وہ بزم ہے

* جس میں علماء کی گفتگو میں وقار ہے، مفتیان کرام کی تحریروں میں رہنمائی ہے، شعراء کے اشعار میں درد و اثر ہے، اور دانشورانِ ملت کےافکار میں وسعتِ افق ہے۔
* دس برسوں کی اس پاسبانی مسافت میں پاسبان نے صرف نام نہیں کمایا——
* دل جیتے ہیں،

* ذہن جگائے ہیں،
* اور اپنائیت سے بھرپور ایک خاندان تشکیل دیا ہے۔

زمینی پروگرام... الفت کی محفلیں

* یہاں صرف الفاظ نہیں چلتے، قدم بھی اٹھتے ہیں۔ زمینی پروگراموں کی صورت میں چہرے ملتے ہیں، دل جڑتے ہیں، اور احساسات سے لبریز ملاقاتیں بزمِ پاسبان کی بنیادوں کو اور مضبوط کرتی ہیں۔

آن لائن انٹرویوز کی اس بزم میں
سوال محض سوال نہیں ہوتے،
تجسس کی چنگاری ہوتے ہیں،
اور جوابات علم کی نئی راہیں کھول دیتے ہیں۔

* پاسبان کی عدالت یہ ایک عدالت نہیں— فکر و بصیرت کی درسگاہ ہے۔
* ہر دن ایک نئی آیت دل کو منور کرتی ہے، ہر دن ایک حدیث روح کو تازگی دیتی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس بزم میں قرآن و سنت کی روشنی مسلسل صبحیں بکھیرتی رہتی ہے۔
* مسائل کا حل — پاسبان کا دارالافتاء ، کسی کے ذہن میں دھند ہو، دل میں سوال ہو، یا راہ تاریک ہو—
* پاسبان کا دارالافتاء شفاف رہنمائی کے چراغ جلاتا ہے۔ یہ محض جواب نہیں دیتا، اطمینان بخشتا ہے۔
* کتابوں کا تعارف ہو یا مسافروں کے دلکش سفر نامے—— یہاں ہر لفظ ایک نئی دنیا کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ شعر و سخن کی محفلیں ، دل کی دھڑکنوں کو لے دیتی ہیں۔

یہاں ادب سانس لیتا ہے... اور قاری مسکراتا ہے۔

* یہ گروہ — چھ سو قلوب پر مشتمل لیکن ایک ہی دھڑکن والے اہلِ علم، اہلِ ادب، اہلِ بصیرت— ان سب کی موجودگی میرے لیے قوت بھی رہی، حوصلہ بھی، اور خاموشی سے بڑھتی ہوئی ایسی رفاقت بھی جو کبھی الفاظ میں پوری نہیں سما سکتی۔

* حکمت بھری گفتگو، تجربوں کا خزانہ، اور حالاتِ حاضرہ پر متوازن تجزیے——— یہ سب پاسبان کی سنگت کو ابدی قدر بنا دیتے ہیں۔

آخر میں — دل کا سلام و خراجِ تحسین:

* دس سال مکمل ہوئے تو یوں لگا جیسے ہزاروں چراغ ایک ساتھ جل اٹھے ہوں۔

* یہ سفر ابھی رکا نہیں...

* یہ سفر مسلسل جاری ہے۔

دعاؤں کے ساتھ،

امیدوں کے ساتھ،

اور اس یقین کے ساتھ کہ پاسبانِ علم و ادب :

* صرف ایک گروپ نہیں،

* یہ محبت و انسیت، علم و ادب، فکر و رفاقت اور اخلاص کا چلتا ہوا قافلہ ہے، اور قافلے منزلوں سے نہیں رکتے۔

دس سالہ جشنِ تاسیس پر دل کی گہرائیوں سے سلام، محبت اور خراجِ تحسین۔

* آج جب دس سالہ جشنِ تاسیس کے اس مبارک موقع پر میں نو سال کا سفر دیکھتا ہوں تو دل گواہی دیتا ہے:

* یہ رشتہ اتفاق نہیں، یہ عطیہ ہے۔ یہ محفل حادثہ نہیں، یہ دعا کی قبولیت ہے۔

یہ خدمت میری نہیں، یہ میرے رب کا فضل ہے اور حبیب کبریاء خاتم الانبیاء سرور کونین رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی ایک بڑی بابرکت نسبت ہے۔

میری یہ دعا ہے:

* پاسبان ہمیشہ سلامت رہے، اس کے چراغ ہمیشہ روشن رہیں، یہ قافلہ ہمیشہ بفضل الٰہی طیب و طاہر رہے، اور مجھے یہ سعادت ملتی رہے کہ میں اس کاروان کے ساتھ یوں ہی چلتا رہوں — روز ایک حدیث، روز ایک روشنی، روز ایک نیا قدم... ہاں... رب کی رضا تک۔

یکے از پاسبان علم و ادب :
فضل محمود غفر لہ الودود ، الفلاحی
28/جمادی الاولی 1447 ھ
20/نومبر 2025 م
بروز پنجشنبہ

پاسبان علم وادب کا جشن دس سالہ

بقلم :- مفتی اظفر زبیر اعظمی ازہری

زندگی اپنی برق رفتاری کے ساتھ جاری ہے ہردن وہ کسی نئے ہنگامے ، کسی نئ تلاش، کسی نئے عجوبے کے ساتھ نمودار ہوتی ہے،کسی کو خوشی کے شادیانے ملتے ہیں کوئی غم کی جھولی اٹھائے پھرتا ہے

تغیر و تبدیلی روز روز نئے شگوفے دکھاتی ہے، باہمی رابطہ پہلے خطوط سے استوار ہوا پھر تار تک پہونچا آگے چلے تو ٹیلی فون ، وائر لیس ، اور پھر موبائل آیا اور موبائل نے مانو دنیا ہی بدل دی، جو باہمی رابطے مہینوں میں ہوتے تھے وہ لمحوں میں سمٹ گئے اور یوں

• آج سے دس پہلے لگایا گیا ایک پودا پاسبان علم وادب وجود میں آیا، وقت نے کس تیز گامی سے اپنے قدم بڑھائے کہ پلک جھپکتے دس سال کا عرصہ گزر گیا،یہ پودا بڑھا بڑھتا گیا ، پھیلا پھیلتا گیا،آج جب یہ اپنا دس سالہ جشن منا رہاہے تو اس کےاراکین کی تعداد چھ سو سے زائد ہے

جس میں بلا ناغہ احادیث مبارکہ کی سلسلہ الذھب ہے ، درس قرآن کی بابرکت نشریات ہے ، فقہ و فتاوی ہیں ، سوالوں کے عمدہ جوابات ہیں، غزلیں ہیں ، نغمہ سرا ہیں ، سر ہے ، ساز ہے ، تبصروں کی بھرمار ہے ، سیاسیات پر گفتگو ہے، خبروں کی خبریں ہیں ، جو نہ صرف تحقیقاتی بلکہ تیز رفتار ہیں ، نیرنگی زمن ہے، سلام با وقار ہے ، اور پھر دن بھر کا نچوڑ ہے گویا مختصر ہیڈ لائن کا اخبار ہے۔

ادبی شہ پارے ہیں، سیاسی نمک پارے ہیں، ایگزٹ پول ہے ، ایڈمن اعلی کی مخلص توجہات ہیں اور ترجمان پاسبان کی عقابی نگاہ ہے،

ہر رکن دوسرے رکن سے مربوط ہے ، دل محبتوں سے سرشار ہیں

کوئی آج کے جشن میں ڈوب کر مبارکپور پر نثار ہے اور کوئی دور بہت دور اس کی یادوں میں بے چین و بے قرار ہے ۔

الغرض پاسبان اپنی گونا گوں صفات سے آراستہ و پیراستہ ہو کر روز افزوں ہے

رب کریم اس کی حفاظت فرمائے

اراکین بزم کو محفوظ رکھے

منتظمین جشن کو جزائے خیر عطا فرمائے

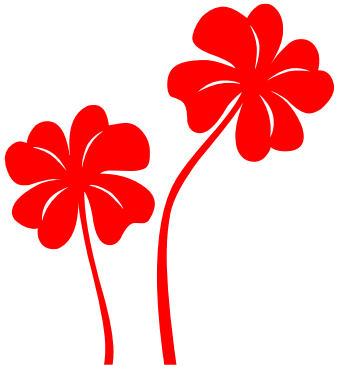

پاسبانِ ! محبت و اخوت کا گلشن ـــــــــ بقلم :- مفتی عبدالرحیم القاسمی حیدآباد

یوں تو پاسبان علم وادب کی ہر ادا نرالی ہے، لیکن جو خوبی اس بزم کو ممتاز کرتی ہے وہ شرکاء بزم کا ایک دوسرےسے پیار ومحبت، ایک دوسرے کے دکھ درد میں شرکت، ایک دوسرےسے ہمدری وبہی خوہی،ایک دوسرں کی عزت نفس کا پاس و لحاظ،بڑوں کی عزت و تکریم، چھوٹوں کے ساتھ شفقت ومحبت، ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی وخرد نوازی، غرض اس گلشن کے جتنے پھول ہیں وہ گلشن کو مہکانے وسجانے اور سنوارنے میں مخلص ہیں، اس عاجز کے خیال میں بہت سے گھروں میں بھی گھر کے ممبران میں ایسا والہانہ پن ایک دوسرے کے تئیں نہ ہوگا جو یہاں کے ممبران میں دیکھنے کو ملتا ہے، جبکہ یہ ممبران بسا اوقات ایک دوسرے کی صورت سے بھی آشنا نہیں ہوتے۔

•اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اس بزم کی تمام خوبیوں کو سدا قائم ودائم رکھے ،اس کے سبھی ارکان کو دارین کی سعادتوں سے بہرہ ور فرمائے ،ہرقسم کے شرور وفتن سے محفوظ ومامون رکھے۔

•آخر میں ایڈمن اعلی مولانا شفیق صاحب اور ترجمان پاسبان مولانا خالد صاحب اور دیگر تمام ذمہ داران کو دل اتاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انھیں حضرات کی کوششوں وکاوشوں سے اس گروپ نے درجہ اعتبار وامتیاز حاصل کیا۔

عبدالرحیم القاسمی خانقاہ جمالیہ معین آباد حیدرآباد، 20/11/25

حسن کی بارات چلی موسم بہار میں ـــــ بقلم :- مفتی شرف الدین عظیم قاسمی

پاسبان علم وادب درحقیقت کاروان حسن وجمال ہے،اس چمن میں گلوں کی تازگی ہے، کلیوں کا نکھار ہے،برگ حنا کی شادابی اور سرخی ہے،اخلاص ووفا کا رنگ ہے علم وادب کی نکہیت ہے ، شعر وسخن کا حسن ہے اورفکر وتحقیق کی روشنی ہے۔
یہ کارواں آج سے دس سال قبل ارتقاء کی طرف محو خرام ہواتو اس وقت سے مسلسل راستے کے سنگریزوں کو ہیروں میں تبدیل کرتا رہا،صحرا کولالہ زار اور سنگلاخ زمینوں کو اپنی فکرتازہ سے چمن زار کی صورت دیتا رہا،
موبائل کی اسکرین پر رونما ہونے والی تحریکیں یا گلستانوں کی تعمیر کی عمریں اتنی ہی ہوتی ہیں جتنی موسم سرما کی بکھری ہوئی کرنیں،یا سمندر میں ابھرنے والے حباب۔
لیکن اس کارواں کے قافلۂ سالار نے جانے کس اخلاص سے یہ سفر شروع کیاتھا،اورکس جذبے سے اس گلشن کی بنا رکھی تھی کہ دس سال کی طویل مدت کے باوجود بھی اس کی عظمت کا سفر اس شان سے باقی ہے کہ بہاریں ہر آن اس گے جلو میں پروانے کی طرح چلتی رہتی ہیں۔
آج ریشمی شہرمبارکپور میں اسی حسن کی بارات اتری ہے جس نےہرسو ہفت رنگ جلوے بکھیرے ہیں،فضائیں مسحور ہیں،ماحول مخمور ہے،اوربے شمار لوگوں کی دل کی دنیا بہار آشنا ہوئی ہے۔
کسی بھی گلشن کی تعمیر جس قدرجانکاہ ہے اسی قدر اس کی نگہبانی بھی جگرسوزی چاہتی ہے اس بزم حسن وجمال کی قسمت بیدار تھی کہ اسے

ایک مالی میسر آگیا جس نے دیوانوں کی طرح اس سے محبت کی اور اپنی زندگی کی تمام گھڑیاں اس
کی پرورش اور تہذیب کی نذر کردی،پاسبان کے اس پاسبان کو مولانا محمد خالد اعظمی کے نام سے جانتے ہیں،میری نگاہ میں اس محفل حسن وجمال میں اس کی حیثیت روشن شمع کی ہے
اس لیے پاسبان کے اس دسویں جشن کی اس حسین ساعت پر چھ سو قمریوں کے اس گلستاں اور بانی گلستاں مولانا شفیق احمد قاسمی کے ساتھ اس کے پاسبان
مولانا محمد خالد اعظمی کی
خدمت میں بھی خراج تحسین کی سوغات حاضر ہے۔
اور آخر میں آج کی اس بارات حسن وجمال
کے میزبان مفتی محمد یاسر صاحب اور ان کے رفقاء کی خدمت میں بھی تہنیت ومبارک باد کا تحفہ کہ علمی وادبی کہکشاں کے اترنے کے لئے
انھوں نے شاندار انداز میں
زمین کے ایک حصہ کو بقعۂ
نور بنایا،کہ دل بے ساختہ کہ اٹھا
حسن کی بارات چلی موسم بہار میں،
دل کا چمن، بن کے دلہن،
ہوکے مگن جھوم اٹھا پیار میں۔

شرف الدین عظیم قاسمی الاعظمی ، مدیر ماہنامہ الماس ممبئ

پاسباں میری انجمن زیست ـــــــــــــــــ بقلم :- مولانا اجمل حسین بانکوی

سمجھ نہیں آرہا ہے کیا لکھوں کیونکہ جہاں اس بزم کے حسین گلدستوں میں ایک طرف ادبی دنیا کے خامہ نگار اور دبستان علم وادب کے شہسوار نظر آتے ہیں وہیں علم حدیث کے متوالے اور اپنی صبح کے پہلی کرنوں میں حدیث پر نور کی خوشبوؤں سے مشام جاں کو معطر کرانے والے حضرات ہیں تو وہیں فقہ و فتاوی کے دقیقہ سنج شخصیات ہیں تو کوئی میدان سیاست کے ماتھے کا جھومر ہیں تو کوئی شعر و شاعری کی دنیا کا بے تاج بادشاہ الغرض اس گلدستے میں ہر وہ پھول اور رنگا رنگی تہذیب ہے جو تسکین قلب کا ساماں ہیں اور تشنگان علوم نبوت کے لئے ساحل مراد ہیں اور یہی مختلف النوع اس بزم کی اساسی تہذیب ہے۔۔۔۔۔ کیونکہ

گلہائے رنگا رنگ سے ہے زینت چمن
اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

اتنی عظیم شخصیات کے مابین خامہ فرسائی میری ہمت جواب دے جاتی ہے اور راقم اپنی کم مائیگی اور بے بضاعتی سے بھی خوب واقف ہے پھر بھی

بڑھا دیتے ہیں ٹکڑا سرفروشی کے فسانے میں

اور اسی مابین کہ **احباب جمع ہیں میر حال دل کہہ لے**
پھر التفات دل دوستاں رہے نہ رہے

پاسباں میں میری شمولیت جب میں اپنے یادوں کے دریچے سے پردے ہٹاتا ہوں اور فکرو خیالات سے سرگوشی کرتا ہوں تو مجھے اس درمیاں ایک روشن باب وا کئے ہوئے نظر آتا ہے جس نے میری بے کیف سی زیست کو تابناک کردیا کہ ۲۰۲۴ میں راقم جب ،

المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد،میں افتاء کررہا تھا دن کی تعیین بھی خیالات کی وادیوں میں کہیں گم ہے کہ درمیان سال ہی ایک دن جب حسب معمول اپنا واٹساپ کھولا تو اچانک پاسباں میں شمولیت کی خبر دیکھا تو میں سمجھا ایک عام سا گروپ ہوگا ہمیں کیا لینا لیکن جب اپنی شمولیت پراحباب کےاستقبال دیکھےاور اھلاوسھلا ومرحباکی سوغات دیکھی تو بہت اپنائیت محسوس کیاکہ ایک انجان مسافرکےلئےیہ انجمن اس طرح دیدہ ودل فرش راہ کئے ہوئےہیں طبیعت خوشیوں سےلبریز ہوگئی دن گزرتاگیا چونکہ اسمیں مراسلات کی کثیرتعداد ہوتی تھی اسی لئے بہت کم پڑھتا تھا،کیونکہ یہ راقم اس سے پہلے پاسباں سےناواقف تھا۔ لیکن مرور ایام کےبعد جب پڑھتےپڑھتے ذوق و احساس نے دستک دی کہ اسمیں تو قیمتی لعل و گہر ہیں اور ہم جیسے بے بضاعت کے لئے علمی جواہر ہیں اس دن سے بلاناغہ الا ماشاء اللہ پاسباں کی ہر مراسلات کو پڑھتے ہیں اور اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں مجھے یہ بھی یادنہیں کہ اس گروپ میں شمولیت کیلئےکس شخصیت نےمیرے سر پر دست شفقت رکھا لیکن پھربھی میں اس گم گشتۂ راہ میں انکا بیحد ممنون ومشکور ہوں اورانکے تئیں آج بھی میرے دلوں میں جذبات خیر موجزن ہیں

پاسباں نے اس نا چیز کو کیا نہیں دیا علم وادب کے میدان میں جولانی کی ہمت عطاء کی حالات حاضرہ سے واقف کرایا نوشتۂ دیوار کو پڑھنے کی صلاحیت بخشی اور امت کے رستے ہوئےزخموں پر مرہم سازی کی دولت عطا کی الغرض یہ پاسباں میری کتنی کمیوں اور کوتا ہیوں پر پردہ ڈالتی ہےاور مجھے ایک کامیاب عکس کی صورت میں دکھانے کی کوشش کرتا ہےاور ایک ناواقف کو واقف کار کی صف میں لا کھڑاکرتا ہے میں اپنی اس خوش نصیبی اور زہے نصیبی کو پاسباں کے نام کرتا ہوں،پاسباں تو سدا سلامت رہے توسدا آباد رہے

مولانا اجمل حسین بانکوی ۲۹ جمادی الاولی ۱۴۴۷ھ بمطابق ۲۱ نومبر ۲۰۲۵ بروز جمعہ

جشن دس سالہ پاسبانِ علم و ادب ـــــــــــ بقلم :- مولانا ابن الحسن قاسمی

پاسبانِ علم و ادب یہ وہ مبارک محفل اور واٹس ایپ گروپ ہے جس نے کل گزشتہ 20/نومبر2025 بروز جمعرات کو اپنا دس سالہ جشن مبارک پورجیسے صنعتی شہرمیں منایا، اس گروپ نےدس سالوں میں بہت سےاحباب کوعلم، ادب اور بامعنی گفتگو کا سلیقہ عطا کیا۔ یہاں اکثر گفتگو میں وقار ہے، ہر تبصرہ میں ذمہ داری، اور ہر رائے کے پسِ منظر میں مطالعہ،تجربہ اور احساس کی چمک جھلکتی ہے۔اس محفل کی سب سے نمایاں خوبی یہی ہے کہ موجودہ حالات ہوں یا ادبی و فکری مباحث، یہاں ہر موضوع کو علمی لطافت اور ادبی سلیقے کےساتھ پیش کیا جاتاہے، تاکہ گفتگو نہ صرف ذہن کو روشن کرے بلکہ ذوق کو بھی تازہ کرے۔ اور ساتھ ساتھ سیکھنے اور تجربہ حاصل کرنے کا ذریعہ بنے۔

اس گروہ کے اراکین مختلف شعبہ ہائے فکر سے وابستہ ہیں۔ ادیب، شاعر، مدرس، محقق، صحافی، مدرس، مصنف، مولف، عالم، ڈاکٹر، نقاد اور سب ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، اوریہی تنوع اس محفل کوایسا جامع رنگ عطا کرتا ہے جس کی مثال کم ہی ملتی ہے، یہاں نہ صرف ادبی وفکری موضوعات پر تبادلۂ خیال ہوتا ہے بلکہ رہنمائی، اصلاحِ فکر اور تربیتِ ذوق بھی ساتھ ساتھ چلتی ہے۔

پاسبانِ علم و ادب کا مقصدمحض معلومات کا تبادلہ نہیں بلکہ تحقیق، ادب اورعلم کی ترویج ہے، اسی لیے یہاں علمی مضامین،تحقیقی مقالات، عصری موضوعات پر مبنی مکالمے، انٹرویوز اور مختلف فکری نشستیں منعقد کی جاتی ہیں، جو اس گروپ کے اراکین کو ایک دوسرے کےقریب لاتی ہیں اورفکری ہم آہنگی کوفروغ دیتی ہیں۔ ادباء، شعراء اور محققین کے لیے

یہ گروپ ایک نعمت سے کم نہیں، جہاں ہر قلم کار کو اپنی کاوش پیش کرنے کا پورا موقع ملتا ہے۔

سالانہ علمی و ادبی پروگراموں کا سلسلہ اس گروپ کی وسعتِ عمل اور سنجیدگیِ کار کا آئینہ دار ہے۔ اور یہ بات اہلِ مبارک پور کے لیے واقعی باعثِ سعادت ہے کہ دس سالہ جشن ان کے یہاں منعقد ہوا۔ ان شاء اللہ یہ گروپ مبارک پور میں بھی اپنی خدمات کے روشن نقوش چھوڑے گا۔

اس جشن میں شریک ہونے والے تمام احباب لائق رشک اور قابل مبارک باد ہیں خصوصی طور پر مفتی یاسر صاحب، ترجمان صاحب اور وہ تمام احباب جن کی کوششوں اور بے لوث خدمات نے اس پروگرام کو کامیابی کے ساتھ ہمکنار کیا وہ سب یقیناً لائقِ مبارک باد ہیں۔ پاسبان کے تمام اراکین اُن کی اس محنت اور خدمت پر دلی شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان کے لیے مزید توفیقاتِ خیر کی دعا کرتے ہیں۔

یہ محفل صرف ایک گروپ نہیں، ایک فکری قافلہ ہے جو آگے بڑھ رہا ہے، اور آگے ہی بڑھتا رہے گا، ان شاء اللہ۔

ابن الحسن قاسمی

21/نومبر 2025

مبارک پور میں ایک شام پاسبان کے نام ـــــ بقلم :- مفتی عبیداللہ شمیم قاسمی

پاسبان علم وادب جس کی ابتداء چند ممبران سے ہوئی تھی، اب یہ ایک تناور درخت بن گیاہے اور اس کی شاخیں شمال سے جنوب تک اورمشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی ہیں، اس کے ممبران میں ملک کے مختلف صوبوں کی حصہ داری ہے تو کئی ممالک میں مقیم ہندوستانی افراد بھی اس کاروان علم وفضل میں شامل ہیں۔

یوں تو پاسبان کےاب تک کئی زمینی کامیاب پروگرام ہوچکےہیں لیکن کل پاسبان کے لئے ایک تاریخی دن تھا کیونکہ پاسبان علم وادب کےدس سال مکمل ہو رہے تھے اور یہ ایک تاریخی لمحہ تھا۔ اور مبارک پور کی سرزمین اس تاریخی لمحے کی یادگار بنی۔ اور رائل پیلس میں اس کا جھومر آویزاں ہوا۔

کئی مہینے پہلےیہ بات طے پاچکی تھی کہ پاسبان کادس سالہ تاریخی پروگرام مبارک پور میں ہوگا اس لئے 2 اگست کوحافظ رئیس احمد صاحب کےیہاں خصوصی میٹنگ ہوئی جس میں ناچیز کی بھی شرکت ہوئی تھی،اس کے بعد کی کارگزاری ترجمان صاحب نے بیان کردی ہے۔ اس کے بعد پروگرام کی تیاریاں بھی جاری تھیں۔

پاسبان کے دس سال مکمل ہونے پر اس کے بانی مولانا شفیق احمد صاحب قاسمی، ترجمان محترم مولانا شیخ محمد خالد صاحب اعظمی قاسمی اور پاسبان انتظامیہ اور سبھی ممبران قابل مبارک باد ہیں۔ دل کی گہرائیوں سے سبھی کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

پاسبان کو اس مقام تک پہنچانے میں سبھی کی محنت شامل ہے۔

پاسبان علم وادب کیا ہے اور اس کی خدمات پر کئی مرتبہ خامہ فرسائی ہوچکی ہے ، اس لئے اس پر فی الحال کچھ نہیں لکھتا۔

اب پروگرام کے حوالے سے کچھ باتیں ہوجائیں۔

مبارک پور کے تمام پاسبانی ممبران نے جس جوش اور جذبہ کے ساتھ کل کی محفل سجائی تھی اس کے لئے الفاظ ان کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہیں۔

ماشاء اللہ چاروں تقریریں موجودہ وقت کی اہم ضرورت کا احساس دلا رہی تھیں،مفتی محمد اشرف علی صاحب قاسمی کی حاضری اور ان کا خطاب مجمع سے بہت کچھ کہہ رہا تھا، ان کی فکری باتیں اور علوم کے سلسلے میں اللہ کے رسول کے زمانے سے موجودہ وقت کی کوششوں کو بہت ہی عمدہ انداز میں بیان کیا،ضرورت ہےکہ اسے عملی جامہ پہنایا جائے۔ موبائل کے استعمال کے سلسلے میں مولانا شمیم حنفی صاحب کا بیان بہت ہی جامع رہا، اس پر ناظم جلسہ حضرت مولانا خورشید انور صاحب کا تبصرہ بھی بہت اہم رہا، اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

مولانا محمد طیب قاسمی صاحب کو پہلی مرتبہ سننے کا اتفاق ہوا، مولانا کی باتیں از دل خیزد بر دل ریزد کا مصداق ہیں، دلکے نہاخانوں سے نکلی ہوئی بات سیدھے دل تک پہنچتی ہے مولانا وسیم احمد شیروانی صاحب کا بیان پورے جشن کا خلاصہ رہا، ان کے بیانات بہت ہی مفید ہوتے ہیں، موجودہ وقت میں جو چیز ہر صاحب دل کو فکر مند کر رہی ہے وہ فتنہ ارتداد ہے، اس کو خاتمے کے لئے نوجوان اور امت کی بہن بیٹیوں کو راہ راست پر لانے کے لئے انتھک جد وجہد کی ضرورت ہے۔

ماشاء اللہ پروگرام کی ساری کڑیاں ایک دوسرے سے اس طرح مربوط تھیں کہ وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوا،چاہے وہ نظامت رہی ہو،حضرت مولانا خورشید انور صاحب کی نظامت نےجہاں ایک سماں باندھ دیاوہیں حضرت مولانا مفتی احمد الراشد صاحب قاسمی کی صدارت نے جلسے کو وقار بخشا، قراءت و دلکش آواز میں نعت، ترانہ پاسبان اور

بلبل پاسبان کی چہک،اور تحریک صدارت وغیرہ بھی جلسے کی کڑی سے پوری جڑی رہی۔
مولاناابوسعدصاحب قاسمی کاسپاس نامہ زبردست رہا،مولانانےاس میں پاسبان کی خصوصیات کے ساتھ کئی ممبران کی ترجمانی بھی کی۔ مولانا اکرم خان قاسمی ماموں کی نظم ہمیشہ کی طرح سدا بہار انداز میں سامعین کے گوش گزار ہوئی۔
ڈاکٹر ارشد صاحب قاسمی نے کلمات تشکر کا فریضہ انجام دیتے ہوئے تمام ہی منتظمین اور میڈیا وغیرہ کا اچھے انداز میں شکریہ ادا کیا۔
مولانا شیخ محمد خالد صاحب اعظمی کی پاسبان سے محبت جگ ظاہر ہے انہوں نے پاسبان کا تعارف ہمیشہ کی طرح بہت ہی عمدہ انداز میں کرایا۔
الحاصل پروگرام زبردست رہا،عین موقع پر کچھ پریشانیاں لاحق ہوئیں لیکن انتظامیہ خصوصا مبارک پور کے تمام پاسبانی ممبران نے جس حوصلے کے ساتھ پروگرام کو دوسری جگہ منتقل کرکےاسے باوقارانداز میں انجام تک پہنچایا ان کے شکریہ کےلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی شایان شان انہیں بدلہ عطا فرمائے۔ مفتی محمد یاسر صاحب قاسمی اور ان کی پوری ٹیم خصوصابرادرم مولانا شاہداعظمی صاحب اور ان کےرفقاء نے جس طرح پروگرام کے لئے محنت کی اس کے لیے وہ خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔
پروگرام میں مختلف شخصیات کونشان امتیازدینے پرمولانا وسیم احمد اعظمی قاسمی صدر جمعیت علماءشہراعظم گڑھ کابھی شکریہ کہ وہ بھی پاسبان کی روایت رہی ہےمولانانےاسے باقی رکھا اللہ تعالیٰ تمام منتظمین کو کامیاب پروگرام کے انعقاد پر بہترین بدلہ عطا فرمائے۔
اسی پر اپنی بات ختم کرتا ہوں، کل سے کئی مرتبہ لکھنے کی کوشش کی مگر کامیابی نہیں مل سکی تھی۔اور آخر میں مفتی محمد شاکر نثار صاحب مدنی نے جو دعا کرائی تھی اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ اور پاسبان اور ممبران پاسبان کو شرور وفتن سے حفاظت فرمائے۔

پاسبان کا جشنِ دس سالہ ـــــــــــــــــــــــــــ بقلم :- مولانا شمیم حنفی

گذشتہ کل شب پاسبانِ علم وادب نےاپنا دسواں سالانہ جشن ریشمی نگری مبارک پور کے رائل پیلس ہال میں نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منایا ، ناچیز کو اس شب کا شدت سے انتظار تھا،البتہ طبیعت کی ناسازی کی وجہ سےدل میں یہ اندیشہ بھی تھا کہ کہیں عین موقع پر مزیدتکلیف نہ بڑھ جائے،مگراکابرِ پاسبان کی مستجاب دعاؤں کا سہارا ملا، دوا وغیرہ لی اور بحمداللہ پروگرام میں پہنچ گیا، جہاں تمام پاسبانی اراکین سے خوشگوارملاقات ہوئی۔

پروگرام نہایت پروقار انداز میں شروع ہوا، تلاوت کلام پاک، نعت رسول مقبول ﷺ، خوبصورت نظامت،استقبالیہ نظم،کلمات تشکر،تعارف پاسبان،ترانہ پاسبان، خطبہ استقبالیہ،سپاس نامہ، ناچیز کی مختصر تقریر، اکابر علمائے کرام کے بصیرت افروز بیانات، خصوصی دعا اور پھر انعامات کی تقسیم ـــسب مراحل بحسن و خوبی تکمیل کو پہنچے۔

البتہ ایک افسوس ہمیشہ باقی رہےگاکہ چند لوگوں کی بےجاحرکتوں کےسبب میزبانِ مکرم، جانِ پاسبان، عوام و خواص کے دلوں کی دھڑکن مفتی محمد یاسر صاحب قاسمی (ناظمِ اعلیٰ جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارک پور و صدر جمیعت علماء اعظم گڑھ) پروگرام میں شریک نہ ہوسکے۔ تاہم انکی دعائیں، توجہات اور غائبانہ سرپرستی نےپروگرام کی کامیابی میں بنیادی کردار ادا کیا، اختتامِ پروگرام کے بعد اہلِ مبارک پور کی جانب سے پرتکلف عشائیہ کا جو شاندار انتظام کیا گیاوہ قابلِ صد رشک تھا ، اللہ تعالیٰ اہلِ مبارک پور کو انکی شایانِ شان اجرِ جزیل عطا فرمائے،اور پاسبانِ علم و ادب کو حاسدین کے شر و حسد سے محفوظ رکھ کر اس کی مقبولیت میں مزید اضافہ عطا فرمائے۔۔۔آمین

وہ جس کی مختصر دنیا تمہارے آستاں تک ہے

بقلم :- مولانا حبیب اعظمی ابراہیم پوری

(20/ نومبر 2025ء جمعرات کو پاسبانِ علم و ادب کے "جشنِ دس سالہ" کے حوالے سے کچھ تاثرات)

انجام اُس کے ہاتھ ہے ، آغاز کرکے دیکھ
بھیگے ہوئے پَروں سے ہی پرواز کرکے دیکھ

جذبات و احساسات کا سیلِ مسلسل ہے اور افکار و خیالات کا ہجوم ، پَر سوچتا ہوں کہ کہیں یہ بے ہنگم شور کسی پر گراں نہ گزرے ؛ اس لیے خیالِ خاطرِ احباب میں اختصار ملحوظ رکھتے ہوئے کچھ اپنے "دردِ دل" رکھنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

گو ہاتھوں میں جنبش نہیں ، آنکھوں میں تو دَم ہے
رہنے دو ابھی ساغر و مِینا مِرے آگے

"پاسبان علم و ادب" کے تعلق سے بہت سارے اکابرِ پاسبان و شرکائے بزم کی پُرتاثیر تحریریں از ماضی تا حال مسلسل موجود ہیں۔ گروپ میں شمولیت کے بعد اب تک ، بعض مواقع پر راقم نے بھی کچھ خامہ فرسائی کی کوشش کی ہے۔ "جشنِ دس سالہ" کے زرّیں موقع پر "خوشبوئے وفا" کے نام سے ان کی ترتیب و اشاعت کا ارادہ تھا ، جو ان شاء اللہ اب کچھ آگے روبعمل ہوگا۔ حرفِ چند کے بطور دو مختصر کلام بشکل منظوم کچھ پہلے پیش کیے گئے، جن میں تازہ بتازہ کو شاعر مکرم جنابِ شیخ اکرم نے بھی اپنی پُر لطف صدائے دل نواز بخش کر مجھے اعزاز بخشا۔ پُر کیف کلامِ شفیق جون پوری کے دوران اُن کی دل سوزی نے محفل کے حُسن کو دوآتشہ کردیا۔ کچھ دیر کے لیے پلکیں تر ہوگئیں اور دل

مدینے کی وادیوں میں کھو گیا۔

عنوانِ جشن جس قدر حسین تھا،شامِ الفت اس سے کہیں زیادہ خوب صورت اور جذباتِ محبت کا تو پوچھنا ہی کیا،ہفتوں سے اس محفلِ شوق کو دل کی دھڑکن تیز ہوتی رہی ، گو کہ یہ ذرّہء بے نشاں غیر اہم ٹھہرا ؛ لیکن کچھ نہ ہو کر بھی وفورِ شوق اس کا بھی غیر معمولی تھا۔

کچھ مجھے جرأت ہوئی ، کچھ اُن کی پلکیں جھک گئیں

ہوتے ہوتے یوں ہی اظہارِ تمنا ہوگیا

منتظمین و اراکین نے پروگرام کی بہتری اور واردین مکرّمین کی توقیر و تکریم میں کسر نہ چھوڑی، پاسبان تو خیر کا مجموعہ ہے ، اس کے خمیر میں محبت اور امن ہے۔ اہل خیر کے ساتھ شرارتیں نہ ہوں ، یہ بعید ہے۔ ویسے ہر شر کے پہلو سے بھی خیر ابھرتا ہے اور کم از کم کوئی بھی بندہ اپنے اگلے قدم رکھنے میں محتاط ہو ہی جاتا ہے۔ پاسبان رکنے اور ٹھہرنے کا نام نہیں، یہ جہدِ مسلسل ہے ، یہاں زندگی ہر دم رواں دواں اور پیہم جواں ہے، یہاں سکوت اور جمود نہیں۔ یہاں علم ہے ، حلم ہے ، عزت ہے ، عظمت ہے اور عظیم نسبتوں کے حامل اہل علم کی پُربہار ساعات ، آہ سحر گاہی ، شبانہ روز دعائیں اور بے پناہ محبتیں پاسبان و اہل پاسبان کو حاصل ہیں۔ اے اہلِ خرد...!! آؤ ، تم بھی اس محفلِ محبت کے خوشہ چیں بن جاؤ اور اہلِ دل کی دعائیں حاصل کرو۔ اس قافلہء امن و الفت میں تمہاری شمولیت خود تمہارے لیے باعثِ خیر ہوگی۔

کامیابی اور عروج کی منزلیں مشکلات سے گزر کر ہی ملتی ہیں۔ عزیمتوں سے زندگی کے بند راستے کھلتے ہیں۔ "ہمت مرداں ، مدد خدا" کا نعرہء مستانہ یہاں بھی کام کرگیا۔ بدباطن کور چشموں کی شرارتوں سے اللہ بچائے ، جشنِ محبت کا کچھ نہیں بگاڑ سکے اور محبت

نفرت پر فتح یاب رہی،عشقِ پاسبان نے پھر برتری پائی ، عُشاق اہل دل نے ہر شر سے ٹکر لینے کا فیصلہ کیا اور بحمد اللہ پاسبان کا یادگار تاریخی خوب صورت "جشنِ دس سالہ" جگہ کی تھوڑی تبدیلی کے ساتھ بروقت ، برمحل اور بعافیت تمام بامراد و کامیاب ہوا اور اپنی یادوں کے خوب صورت نقوش دلوں پر ثبت کر گیا۔

قائدِ محترم حضرتِ یاسرمع رفقائے کار کے اخلاص و ایثار نے اجلاس کو خیر و محبت کا سر چشمہ بنادیا،اراکین منتظمین نےجی توڑمحنت کی اور اس تاریخی یادگارجشنِ محبت کو "پاسبان" کی تاریخ کا سب سے عظیم تر لمحہ بنادیا۔

محبتیں کشاں کشاں محوِسفر ہوکر یکجا ہوئیں۔ نظامتِ اجلاس دل چسپ اور بے مثال رہی، وہیں صدارت کا منصب بھی عظیم رہا۔ تلاوت و نعت ، ترانہ و نظم اور تقاریر سب نے دل موہ لیے۔ تعارفِ پاسبان ، کلماتِ تشکر اور سپاس نامے سب خوب رہے۔ دعاؤں نے بارگاہ اقدس میں قبولیت حاصل کی، خوشیوں کے خوبصورت لمحات یادگار بن کر نقش دل ہوگئے، اعزازات وانعامات نےعجیب شادمانی عطا کی،اختتامِ بزم پرماموئےپاسبان کی بابرکت شہد کی بے لوث تقسیم نے تو محفل ہی لوٹ لی۔

روحانیت سےمعمور یہ محفلِ محبت اپنی جدت و ندرت کے باوجود میل کا پتھر ثابت ہوئی اور اس نے ٹوٹتی امیدوں کو سہارا دیا۔ عناوینِ خطبات نے امت کے درد پر انگلیاں رکھ دیں اور دل کی باتیں دلوں کو لگ گئیں۔احکام اسلام کی عظمت مزید آشکارا ہوئی ، تعلیم و تبلیغِ دین کے جدید تقاضوں سے آگاہی ہوئی ، ملت کی بیٹیوں کے تقدس لیےلائحہ عمل طے پائے،نسلِ نوکے ایمان وعقائد کےتحفظ و بقاء کی بار آور کاوشیں ذکر ہوئیں ، نونہالانِ ملت کا مستقبل اور فضلائے مدارس کی ذمہ داریوں کا آئینہء احساس دکھایا اور بتایا گیا۔

پاسبان کے تعمیری وتفکیری ابواب یقیناً لاجواب ہیں،جہاں ہر زاویہء فکر سے گوناگوں مسائل کے گوشوں پربحث ہوتی ہے اور ہمہ جہت پہلوؤں سے تخیلات محوِ پرواز ہوا کرتے ہیں۔ کاروانِ پاسبان اس وقت چھ سو (600) مؤقر افراد کا دل کش مجموعہ ہے، جس کی تابانی ستاروں کو خیرہ کررہی ہے اورجسکی زمینی خدمات بھی وسیع تر ہو رہی ہیں۔ اللھم زد فزد پاسبان کے "جشن دس سالہ" کے تعلق سے ناظمِ اجلاس نے سچ کہا کہ مستقل اور متحد تحریک کی کامیابی پرجشن شادمانی تو بنتاہے۔ ایک مفکرانہ خطاب میں یہ دعا بھی شامل رہی کہ آئندہ نسلیں پاسبان کا جشنِ صد سالہ بھی دیکھیں گی۔

اللہ اس بزم اور جملہ اراکین و منتظمین کی حفاظت فرمائے ، ہم سب کو اپنی رضا و قبول سے نوازے اور قوم و ملت کی عظیم خدمات کے اس خوب صورت پلیٹ فارم کو ہمیشہ تابندہ و تابناک رکھے، ہر قسم کے شرو مکروہ سے محفوظ فرمائے اور ہر خیر و بھلائی کا اسے سرچشمہ بنائے۔ آپسی اتحاد و الفت کو قائم و دائم رکھے اور امت مسلمہ کو مظلومیت کے دلدل سے نکال کر عزت و کمال نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین

(30/ جمادی الاولی 1447ھ مطابق 22/ نومبر 2025ء شنبہ)

پاسبان کا مبارک سفر (دس سالہ جشن تاسیس کے آئینہ میں)

بقلم :- مولانا محمد یوسف قاسمی ندوی ایم۔اے

پاسبانِ علم و ادب _ایک ایسا واٹس ایپ گروپ جس نے اپنے قیام کے دس برس مکمل کر لیے ہیں—آج محض ایک ڈیجیٹل حلقۂ گفتگو نہیں بلکہ ایک علمی کارواں، فکری قافلہ اور ذہنی تربیت گاہ کی صورت اختیار کر چکاہے، چھ سوسے زائداراکین پر مشتمل یہ انجمن مختلف میدانوں کے آفتاب و ماہتاب کا ایک حسین اجتماع ہے۔ یہاں علما و فضلا، حکماء و اطبا، ڈاکٹر و انجینئر، شاعر و ادیب، تاجر و سیاستداں، مفکر و فلسفی—سبھی ایک ہی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں، اور ہر لمحہ اپنے اپنے چراغِ دانش سے دوسروں کے ذہن و دل روشن کرتے ہیں۔

اس گروپ کی فضا میں کبھی سنجیدگی کی نوٹ بُک کھلتی ہے اور مسائل کے پیچیدہ ابواب حل ہوکر سامنے آتے ہیں، تو کبھی طنز و مزاح کی بھینی بھینی بوندابارى دلوں کی کڑی دھوپ کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔ کہیں علمی مباحث کی گرمی ہے تو کہیں لطافت کے رنگین جھونکے، یہی سبب ہے کہ اراکین کے درمیان روابط نہ صرف مستحکم ہوتے ہیں بلکہ رفتہ رفتہ دلوں کا فاصلہ بھی گھٹنے لگتا ہے اور رشتوں کی ڈور مزید مضبوط ہو جاتی ہے۔

پاسبانِ علم و ادب حقیقت میں اسم بامسمی ہے، یہاں قلم کی نوک کبھی سست نہیں پڑتی، خیالات کی روانی کبھی رُکتی نہیں۔ ہرعنوان پرمقالے لکھے جاتے ہیں، مضامین ترتیب پاتے ہیں، علمی نغمے سُر باندھتے ہیں اور ادبی قافلے آگے بڑھتے رہتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً گروپ کی جانب سے ایسے علمی و ادبی پروگرام بھی منعقد کیے جاتے ہیں۔

اور یوں جب پاسبانِ علم و ادب کی بنیاد کو دس برس مکمل ہوئے، تو یہ لمحہ صرف جشن کا نہیں بلکہ جدوجہد،اجتماعی مزاج اور اخوتِ باہمی کی کامیابی کا علمبردار بن گیا۔اسی خوشی میں 20/نومبر 2025ء بروز جمعرات مبارک پور کی سرزمین پر "رائل پیلس میں" دس سالہ جشن کا اہتمام کیا گیا،جہاں احباب نےنہ صرف اپنی شرکت سے یکجہتی کا عملی ثبوت دیا بلکہ اس قافلے کی اگلی منزلوں کے لیے ولولہ اور تازہ امنگ بھی عطا کی۔

یہ جشن دراصل اُن خوابوں کی تعبیر تھا جوایک دہائی قبل مولانا شفیق صاحب اعظمی و چند اہلِ دل نے دیکھے تھے—خواب قلم کے، فکر کے، محبت کے اور باہمی رشتوں کے۔

آج بھی یہ قافلہ اُسی جوش، اُسی جذبے اور اُسی اخلاص کے ساتھ سفر میں ہے... اور یہ سفر ابھی جاری ہے۔

یہ محفلِ علم و ادب گویا ایک خوبصورت کہکشاں تھی، جس کے ہرستارےکی ضیا اپنی اپنی آب و تاب سے مجلس کو منور کر رہی تھی۔ ماحول میں وقار بھی تھا اور اپنائیت کی خوشبو بھی، سنجیدگی کے ساتھ دل نشینی اور علمی وقار کےساتھ روحانی کیف... سب کچھ ایک ہی فضا میں سمٹ آیا تھا۔ اس یادگار نشست کی صدارت مفتی احمدالراشد صاحب قاسمی،استاذ جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارک پور نے فرمائی۔ان کی متانت،علمی گہرائی اور کلام کاوزن خود اس محفل کی وقعت بڑھا رہا تھا۔

نظامت کے فرائض نہایت خوبصورتی کےساتھ مولانا خورشید انور صاحب،استاذِ حدیث جامعہ ہذا نے انجام دیے۔ ان کی رواں دواں گفتگو، ترتیب و توازن اور موقع و محل کے لحاظ سے فقہی و ادبی جملوں کا انتخاب شرکائے محفل کو ایک دلکش بہاؤ میں لیے رہا۔

پروگرام کا آغاز حافظ ارفق عبداللہ کی پرسوز تلاوتِ قرآن سے ہوا، جس کی ہر آیت دلوں میں نور بن کر اتر رہی تھی۔

اس کے بعد حافظ ابو حذیفہ نے نعتِ رسولِ کریم ﷺ پیش کی۔ نعت کے اشعار خاموش دلوں کو چھیڑتے اور فضا میں عقیدت کے نغمے بکھیرتے محسوس ہوئے۔

پاسبان علم وادب کا تعارفی خاکہ نہایت خوبصورتی سے مولانا محمد خالد صاحب نے پیش کیا، جو اپنی ترجمانی اور خوش بیانی کے سبب اہلِ محفل میں معروف ہیں۔

اس کے بعد مولانا ابو سعد قاسمی نے اپنے دلنشیں انداز میں سپاس نامہ پیش کیا جس نے میزبانوں کی خلوص بھری کاوشوں کو نہایت شائستگی سے واضح کیا۔

اس کے بعد محفل کا اصل علمی سلسلہ شروع ہوا:

مولانا مفتی اشرف علی صاحب ڈائریکٹر معاذ بن جبل محمدپور، اعظم گڑھ نے اسلامی ماحول میں اسکول و کالج کی ضرورت پر نہایت جامع، مفصل اور مدلل گفتگو کی۔ ان کی باتوں نے واضح کردیا کہ تعلیم کا اسلامی سانچہ وقت کے چیلنجز کا واحد مؤثر حل ہے۔

مولانا شمیم حنفی ابراہیم پوری،صدر المدرسین منبع العلوم نظام آبادنے موبائل اور اس کے مثبت و منفی اثرات پر نہایت سنجیدہ اور گرماگرم خطاب فرمایا۔انہوں نے موبائل کو نعمت بھی قرار دیا اورغفلت کی صورت میں تباہی کا دروازہ بھی،ان کا تجزیہ حقیقت پر مبنی اور نہایت مؤثر تھا۔

مولانا محمدطیب صاحب نے حالاتِ حاضرہ پر نہایت دلنشیں خطاب کیا۔ ان کے الفاظ میں دردمندی بھی تھی اور حکمت بھی، تجزیہ بھی تھا اور امت کے درد کا احساس بھی۔

مولانا وسیم شیروانی صاحب نے عصرِ حاضر میں ارتداد کے اسباب پر پرمغز بیان کیا۔

انہوں نے سماجی، فکری، نظریاتی اور میڈیا سے پیدا ہونے والے خدشات اور ان کے حل پر کھل کر روشنی ڈالی۔

اسی دوران "ماموں" نے نعت و نظم کے ذریعے محفل میں ادب ومزاح کی چاشنی گھول دی۔

ان کا مخصوص اندازِ پیشکش سامعین کے چہروں پر مسکراہٹ بھی لایا اور محفل کو خوشگوار بھی کردیا۔

بعد ازاں مختلف احباب نے اپنے تاثرات پیش کیے جن میں محبت، اعتماد اور گروپ کی اہمیت کا بھرپور اظہار تھا۔ مولانا وسیم اعظمی صدر جمعیۃ علماء شہر اعظم گڑھ نے مہمانانِ کرام اور ذمہ داران کو مومینٹ پیش کر کے شکریہ و قدردانی کا اظہار کیا۔

پھر مولانا ابواللیث قاسمی محرر شعبۂ افتاء دارالعلوم دیوبند نے اپنا خصوصی تحفہ پیش کیا: تاریخِ دارالعلوم دیوبند کی قیمتی کتب، جو انہوں نے مساہمین اور گروپ کے منتظمین کو عنایت کیں۔ یہ لمحہ علمی وقار اور محبتِ دیوبند کا حسین عکس تھا۔

آخر میں یہ اعتراف کرنا ناگزیر ہے کہ اس پورے پروگرام کی کامیابی کا سہرا خصوصاً مفتی محمد یاسر صاحب قاسمی ناظم جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارک پور، مولانا عبداللہ منصور صاحب احیائی اور مولانا محمد شاہد صاحب مظاہری کے سر جاتا ہے، جن کی خاموش محنت، مسلسل رابطے اور باہمی تعاون اس تقریب کی اصل بنیاد تھے۔ ان کےعلاوہ بھی دیگر تمام معاونین بھی شکریہ کے مستحق ہیں جو اس پروگرام کو کامیابی تک پہنچانے میں ساتھ ساتھ رہے۔ یوں یہ پروگرام نہ صرف علمی و ادبی محفل ثابت ہوا بلکہ روحانی جمال، فکری پختگی اور باہمی اخوت کا حسین امتزاج بھی... محفل ختم ہوئی مگر اس کی خوشبو اور اس کے اثرات دیر تک دلوں میں تازہ رہیں گے۔ ان شاءاللہ

تحریر:2/جمادی الثانیہ 1447ھ مطابق 23/نومبر 2025ء بروز اتوار

دسویں یومِ تاسیس - 2025 ـــــــــــ بقلم :- مولانا شفیق قاسمی، اعظمی

پاسبان علم و ادب کے دسویں جشن تاسیس کے موقع پر تمام اراکین دِل کی گہرائیوں سے مبارک باد کے مستحق ہیں یہ وہ قافلہ ہے جس نے مسلسل محنت ، اخلاص دل اور مضبوط عزم کے ساتھ اپنی راہ خود بنائی **پاسبان** کی اس دس سالہ مسافت کا ہر قدم ایک داستان وفا ہےاور ہر کامیابی اس کے اراکین کی عظمت کی گواہ ہے ہم ان تمام اراکین کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے اس کارواں کو استحکام، وقار اور تسلسل عطا کیا بالخصوص **ترجمان پاسبان مولانا خالد صاحب اعظمی** کو جن کی حسن قیادت سے یہ کارواں آج بھی پیش قدم ہے۔

معزز اراکین مبارک پور...! آج **دسویں جشن** کے اس مسرت آفریں موقع پر ہم ایک ایسے سنگ میل پر کھڑے ہیں جہاں ماضی کی طرف نگاہ ڈالیں تو مسلسل جد وجہد کی روشن تاریخ نظر آتی ہے اور مستقبل کی سمت دیکھیں تو نئی راہیں اپنے دروازے وا کیے منتظر کھڑی ہیں۔

اس خوشی اور فخرکے دن میں پوری دلجمعی کے ساتھ تمام **اہل مبارک پور** کو **مبارک باد** پیش کرتا ہوں یہ کامیاب پروگرام آپ کی محنت اور آپ کے اخلاص اور آپ کے عزم مصمم کا نتیجہ ہے۔

آپ نے نہ صرف اچانک پیش آنے والے ناگفتہ بہ حالت کے باوجود پروگرام کو برقرار رکھا بلکہ اسے وقار استحکام اور اعتماد کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچایا(رفع اللہ قدرکم)

آپ کی مساعی اور حسن انتظام نے اس تقریب کو ایک یادگار جشن بنا دیا۔

آیئے آج ہم یہ عہد کریں کہ پاسبان کے نصب العین کو مزید مضبوط کریں گے اور اس کارواں کو نئی بلندیوں کی طرف لے کر جائیں گے۔

جوانو! آ رہی ہیں یہ صدائیں آبشاروں سے
چٹانیں چور ہو جائیں جو ہو عزم سفر پیدا

شفیق قاسمی اعظمی
ایڈمن پاسبان علم و ادب
20/11/2025

رائل پیلس ہال پروگرام کیلئے بہترین جگہ ـــــــ بقلم :- مولانا خالد قاسمی اعظمی

گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہی سامنے انتہائی کشادہ صحن
اس کے بعد وسیع ہال
اوپر اور بڑا ہال
نیچے استنجا وغیرہ کا نظم.
جب ہم لوگ عصر کی نماز کے بعد ہال میں پہونچے تو دیکھا ابھی شادی کا سلسلہ چل رہا تھا لوگ فارغ ہوکر نکل رہے تھے.
مغرب میں ایک گھنٹہ کا وقت تھا اور معرب بعد فورا پروگرام شروع ہونا تھا
نیچے کا حصہ خالی ہوچکا تھا
صفائی ستھرائی کا عمل جاری تھا
ہال کے عقبی حصے میں پروگرام کیلئے کھانے کی تیاری چل رہی تھی پیاز لہسن ادرک اور دیگر مسالہ جات بنانے میں لوگ مصروف تھے
مبارک پور کی پاسبانی ٹیم پہونچ چکی تھی سب لوگ متحرک تھے اور اپنا اپنا کام کررہے تھے
نیچے ہال میں فٹافٹ کرسیاں لگائی جا رہی تھیں
مائک سیٹ کیا جارہا تھا
گیٹ اور اسٹیج پر استقبالیہ بینر لگائے جارہے تھے
لائٹنگ کیلئے جنریٹر چلنے کا انتظار ہورہا تھا
مہمانوں کی آمد شروع ہوچکی تھی

کافی اسٹال لگ چکا تھا
خدمت پر مامور لوگ گاجر کے حلوے کیک اور نمکین اور کافی سے ضیافت کررہے تھے
مولانا شاہد صاحب سب کو بِلا تقسیم کررہے ہیں
مغرب کا وقت ہوچکا تھانمازکے بعد دیکھا نیچے کا صحن کرسیوں اور ٹیبل سے آراستہ ہوگیا
آنیوالے مہمانوں کو پہلے اسی پر بٹھایا جاتا رہا تاکہ حلوہ اور کافی سے محظوظ ہوں
ہال پروگرام کیلئے مکمل سج گیا..
اور بغیر کسی تاخیر کے پروگرام شروع ہوگیا
چار گھنٹہ پروگرام چلا
6 بجے شروع ہوا اور دس بجے ختم ہوا
پروگرام کے اختتام کے بعد اسی ہال میں نماز عشاء ادا کی گئ
اور نماز کے بعد اوپر والے ہال میں کھانے کا نظم کیا گیا.
اتنے کم وقت میں سب کچھ اتنا مرتب اور منظم انداز میں ہوا کہ عقل حیران ہے
ایک ہی گراؤنڈ میں سب کچھ انتہائی خوبصورتی کیساتھ ہوا اور یادگار پروگرام ہوا پروگرام
ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرکے صرف ایک گھنٹہ میں سب کچھ سیٹ کردینا حیرت
انگیز ہے
یہ شاید مفتی محمد یاسر قاسمی صاحب اور پروگرام کیلئے ان تشکیل کردہ ٹیم کی کرامت ہے
جنھوں نے مجھے حیران کردیا...

شیخ محمد خالد اعظمی

22 /11 /2025

بروز سنیچر

اظہارِ تشکر ـــ بقلم :- مولانا ڈاکٹر ارشد قاسمی

معزز علماءِ کرام، پاسبانِ علم و ادب کے موقررفقاء

آج ہم جس جشنِ پاسبان کے تاریخی لمحے کا حصہ بنے ہیں وہ صرف ایک تقریب نہیں یہ دس سالہ سفر کا وہ مبارک سنگِ میل ہے جو ادب کی روشنی، علم کی چاشنی اور محبت کی لطافت کے ساتھ طے ہوا ہے۔

یہ حسین موقع

شکر، سجدہ، حمد اور ستائش کا موقع ہے۔

اور یہ سب اسی مالکِ حقیقی کے لیے ہے

جس نے ہماری نیتوں میں اخلاص رکھا

ہمارے قلم و قرطاس میں تاثیر عطا فرمائی

اور ہمیں ایمان کے مضبوط رشتے میں جوڑ کر دلوں میں ایسی محبت اُتاری

کہ آغازِ سفر میں چند دیوانوں اور مسافرانِ شوق پر مشتمل ایک مختصر سا قافلہ

آج باوقار کارواں کی صورت اختیار کر چکا ہے۔

آج کی خوبصورت اور تاریخی نشست میں

بانی پاسبان

اس روشنی کے پہلے چراغ

اور اس نسبت کے اولین امین

مولانا شفیق صاحب قاسمی کا شکریہ ادا کرنا

محض ایک رسم نہیں ، **یہ قرضِ محبت ہے۔**

انہی کے اخلاص، دردمندی،
اور انہی کی شب و روز کی مسلسل محنت نے
اس گروہِ قلیل کو کاروانِ کثیر بنا دیا۔
یہ کارواں ان کے جذبے کا شاہکار ہے
یہ خاندان ان کی محبتوں کا مظہر ہے۔
اسی طرح
ترجمانِ پاسبان مولانا خالد صاحب قاسمی
اس قافلے کے نبض شناس رہنما،
علم و ادب کے ذوق شناس قائد،
فکر و تحقیق کے امین،
اور اس کاروان کے بہترین منتظم ہیں۔
انہوں نے نہ صرف نظم قائم رکھا
بلکہ اس کی فکری سمت، اس کی علمی جہت،
اور اس کی ادبی شان کو وہ رفعت بخشی
جس سے پاسبان
صرف ایک گروپ نہیں رہا
بلکہ ایک تہذیبی علامت، ایک معیار، ایک تربیت گاہ،
اور سب سے بڑھ کر ایک خاندان بن گیا۔
ان کی قیادت نے اس کارواں کو وہ وقار دیا
جو لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتا،

صرف دل محسوس کر سکتا ہے۔

ہم پوری پاسبان انتظامیہ کی جانب سے

مفتی یاسر صاحب

ان کے تمام رفقاءِ کار،

اساتذہ کرام،

منتظمین،

مخیرین،

طلبہ،

اور اہلِ مبارکپور کے بے حد شکر گزار ہیں۔

انہوں نے اس تاریخی پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے رکاوٹوں کے باوجود

اپنے جذبوں میں کوئی کمی نہ آنے دی۔

ان کی مہمان نوازی،

ان کی خدمت،

ان کی شفقت،

اور ان کی قربانیوں نے

اس محفل کو یادگار سے تاریخی بنا دیا۔

ان کے یہ نقوش

دلوں پر ہمیشہ ثبت رہیں گے۔

پاسبان کی اصل خوبصورتی،

اصل دلکشی،

اصل طاقت اس کے ممبران ہیں۔
آپ سب اس خاندان کی دھڑکن ہیں۔
یہ چراغ آپ سے روشن ہیں
یہ محفل آپ سے آباد ہے
یہ کارواں آپ سے معتبر ہے۔
ہم سب ایک دوسرے کے شکریہ کے مستحق ہیں۔
اخیر
تمام معزز مہمانانِ گرامی،
تمام معاونین،
تمام خدمتگار،
محبانِ علم و ادب،
اساتذہ و طلبہ اور میڈیا کے احباب!
آپ سب کا تہہ دل سے شکریہ۔
اگر آپ نہ ہوتے
تو یہ سیاہ رات اتنی روشن نہ ہوتی
یہ محفل اتنی کامیاب نہ ہوتی
اور یہ کارواں اتنا معظم
اتنا باوقار ، اتنا تابناک نہ ہوتا۔

ڈاکٹر ارشد قاسمی 20/9/2025

جشنِ دس سالہ کی خوشیاں ہوں مبارک

بقلم :- مولانا حبیب اعظمی ابراہیم پوری

دس سالہ جشنِ پاسبان / بمقام: جامعہ آباد، مبارک پور
(28/ جمادی الاولیٰ 1447ھ مطابق 20/ نومبر 2025ء جمعرات)

جذبۂ الفت دلوں میں جب ہُویدا ہوگیا
پاسبانِ علم کا ہر شخص شَیدا ہوگیا

جشنِ دس سالہ کی خوشیاں ہوں مبارک ، آفریں
سجدۂ شکرِ الٰہی کو ہوئی خَم ہر جبیں

اُٹھ رہی سب کی نگاہیں بے خودی میں بار بار
دیکھنے کو ہے دلِ بے تاب ، کتنا بے قرار

آخرش وہ ساعتِ برکات اب آ ہی گئی
سرزمینِ علم و دانش ، فضل یہ پا ہی گئی

جب "ستارے"، پاسباں کے ہوگئے وارد یہاں
رشک کرتا ہے فلک حیرت سے ، ہوکر شادماں

ہے مبارک پور کی یہ محفلِ تابندہ باد
زندہ دل اہلِ خرد کی سرزمیں ، پائندہ باد

ہر طرف خوشیوں کے ہیں نغمات ، ہر سو مرحبا
دیکھیے!! اہلِ نظر ہیں ، اہلِ دل ہیں باصفا

روز ملتے ہیں کہاں یارو ، یہ نظّارے حَسیں
اِس چمن کی داستاں ہے خوب صورت، دل نشیں

کوئی کیا لکّھے کہے،یہ خوب سے ہے خوب تر
محفلِ احباب میں ہے ہر کوئی لعل و گہر

پاسبانِ علم کا یہ جشنِ دس سالہ ، حبیبؔ
دیکھ کر دل نے کہا،صد آفریں اے خوش نصیب

دس سالہ جشنِ پاسبان

بقلم :- مولانا نفیس احمد مظاہری

مبارک پور میں امشام جشن پاسباں ہوگا
عجب پر کیف رت ہوگی ہجوم میہماں ہوگا
جناب مفتی یاسر خیر مقدم میں لگے ہونگے
مسرت دل میں اور اہلا وسہلا برزباں ہوگا
غریق نور ہوگی اسطرح ارض مبارک پور
سلامی دے رہا جھک جھک کے اسکو آسماں ہوگا
شفیق محترم کا یہ چمن ہر دم رہے باقی
دعا اسکے لئے کرتا ہر اک پیر وجواں ہوگا
قدم چومے نہ کیونکر کامرانی ایسی محفل کا
جہاں پر محترم خالد کے جیسا ترجماں ہوگا
شہد لیکر کے ماموں جان بھی آئینگے جلسے میں
جو پائیگا شہد انکا وہ بیحد مہرباں ہوگا
مرے اشعار کو داد و دہش سے سب نوازینگے
بڑا بدبخت وہ ہے جو نہ اسکا قدر داں ہوگا
یہ مانا اک سے بڑھکر ایک ہستی جمع واں ہوگی
نفیس احمد کے جیسا رونق محفل کہاں ہوگا

پاسباں آج ترا جشن بڑا دلکش ہے

بقلم :- مولانا عبداللہ اعظمی فیض عام دیوگاؤں

عندلیبان چمن نغمہ سرا ہیں پھر سے
پھر تری گلیوں میں ہے اہل محبت کا ہجوم

پھر سے دل کھول کے برسی ہے گھٹا الفت کی
پھر سجے ہیں ترے ماتھے پے مہ و مہرو نجوم

پاسباں آج ترا جشن بڑا دلکش ہے
تیرے رخسار پے ہیں شعروسخن کے غازے

تجھ پے قربان ہوئے جاتے ہیں پروانے ترے
آسماں پر ترے روشن ہیں وفا کے تارے

تہنیت و استقبال نامہ بموقع جشن پاسبان

بقلم :- مولانا اسحاق ناصح حلیمی قاسمی

یہ جشن پاسباں کی پھر مبارک شام آئی ہے
کھلے ہیں پھول گلشن کے کلی بھی مسکرائی ہے

لبوں پر مرحبا خوش آمدی کا اب ترانہ ہے
محبت کا یہاں جذبہ بڑا ہی والہانہ ہے
یہاں کے میزباں کی ہر ادا ہی دلبرانہ ہے
دل و دیدہ ہے فرش راہ اور الفت یگانہ ہے
جنابِ **حضرتِ یاسر** نے کیا محفل سجائی ہے

یہ جشن پاسباں کی پھر مبارک شام آئی ہے
کھلے ہیں پھول گلشن کے کلی بھی مسکرائی ہے

مبارک پور میں علم وادب کی ہے سجی محفل
رہی ہے سرزمیں یہ اہلِ دانش کی سدامنزل
یہ **احیاء علومِ** دین کا دلکش حسیں ساحل
ملے آکر قریب ودور سے علماء و اہل دل
یہ محفل وارثانِ انبیاء سے جگمگائی ہے

یہ جشن پاسباں کی پھر مبارک شام آئی ہے
کھلے ہیں پھول گلشن کے کلی بھی مسکرائی ہے

ہیں شمعِ پاسباں کے گرد حاضر آج پروانے
ادب اور علم وحکمت کے یہ سب عشاق ودیوانے
ہیں اس گلزارِ رنگا رنگ میں بے مثل فرزانے
کچھ اپنی ذات میں خودانجمن ہیں اور میخانے
یہ انس و الفتِ للہ کی ہی خوش نمائی ہے

یہ جشن پاسباں کی پھر مبارک شام آئی ہے
کھلے ہیں پھول گلشن کے کلی بھی مسکرائی ہے

یہ دریا جس میں روز و شب تسلسل ہے روانی ہے
شفیقِ قاسمی اس بزم علم و فن کا بانی ہے
جناب شیخ خالد کی نرالی ترجمانی ہے
خزاں کی فصل سے محفوظ ان کی باغبانی ہے
کبھی نرمی ہے ان کی اور برموقع کڑائی ہے

یہ جشن پاسباں کی پھر مبارک شام آئی ہے
کھلے ہیں پھول گلشن کے کلی بھی مسکرائی ہے

طبیب پاسباں کا بھی یہاں مشہور خامہ ہے
کبھی یخنی ادب ہے اور کبھی کشمیر نامہ ہے
فقیہ بزم کی شعری ظرافت کارنامہ ہے
نمایاں ہر کسی سے نغمہ خوانِ شاہنامہ ہے
خلوصِ دل کی شیرینی شہد میں مل کے آئی ہے

یہ جشن پاسباں کی پھر مبارک شام آئی ہے
کھلے ہیں پھول گلشن کے کلی بھی مسکرائی ہے

حدیث پاک کی ترسیل بھی مدت سے جاری ہے
خطیبِ عصر ہے کوئی ، کوئی شیخ بخاری ہے
تو **عین باء شین** کی بھی چٹپٹی نامہ نگاری ہے
اپوزیشن اکیلا ہے مگر کتنوں پہ بھاری ہے
کبھی **بلبل** کی بھی اس باغ میں نغمہ سرائی ہے

یہ جشن پاسباں کی پھر مبارک شام آئی ہے
کھلے ہیں پھول گلشن کے کلی بھی مسکرائی ہے

قلم کے شہسواروں سے مزین پاسباں سارا
ہے جن کے نام سے منسوب علم و فن کا شہ پارہ
فروکش ہے **مبارک پور** میں یہ علمی سیّارہ
نئے جوش اور جذبے کا دکھا ہے آج نظّارہ
یہ **دس سالہ** تعلق اور نسبت کی کمائی ہے

یہ جشن پاسباں کی پھر مبارک شام آئی ہے
کھلے ہیں پھول گلشن کے کلی بھی مسکرائی ہے

خدائے پاک قائم رکھ تو اس گلشن کی شادابی
عطا ہو تشنگان علم و فن کو خوب سیرابی
یہاں سے نشرِ دین مصطفیٰ میں ہو ظفر یابی
رہے باقی دلوں میں دین کی خاطر یہ بیتابی
یہ حرفے چند **ناصح** کے قلم کی روشنائی ہے